For Shri Manzoor Naqqash
[illegible]
25.10.1985

وِردِ نجات

اُستادِ شہیداں، آدابِ شہیداں، شاہِ شہیداں

سری گُورو تیغ بہادر

Sri Guru Tegh Bahadur Ji

کی

اَمر بانی اور اُس کا ترجمہ

از :- الحاج فاضل کاشمیری
ریٹائرڈ فیلڈ ایڈوائزر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ،
جموں و کشمیر۔

جملہ حقوق بحق سیّد ذی شان بن فاضل محفوظ ہیں ۔

وُرد نجات کا

پہلا ایڈیشن جنوری ۱۹۷۶ء میں بجُسنِ سعی بھگت سردار مہتاب سنگھ صاحب
مالک ہندوستان ریفریجریشن سٹورز دریا گنج دہلی ۶ مُرتّب کیا گیا۔

دُوسرا ایڈیشن فروری ۱۹۷۶ء میں بجُسنِ سعی سردار بھگوان سنگھ صاحب
صوبیدار (ریٹائیرڈ) حال سیوادار و مینیجر سری گورسنگھ سبھا جموں چھپ گیا۔

تیسرا ایڈیشن ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء بجُسنِ سعی ممبران جموں و کشمیر
سری گورو تیغ بہادر جی سہ صد سالہ شہیدی شتابدی کمیٹی سرینگر تیار کیا گیا۔

چوتھا ایڈیشن دسمبر ۱۹۷۷ء بجُسنِ سعی سردار دلیپ سنگھ ساہنی
ممبر جموں و کشمیر گوردوارہ پربندھک بورڈ (پیرس ڈرائی کلینرز سرینگر) مکمل کیا گیا۔

پانچواں ایڈیشن اکتوبر ۱۹۷۸ء بجُسنِ سعی ماتا جسبیر کور جی اہلیہ محترمہ
بھگت سردار مہتاب سنگھ صاحب ایم۔ اے ساکن کرول باغ نئی دہلی ۵ ۔

سری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کی بخشش عام سے اِس
کتاب کے پانچویں اڈیشن کی چھپائی محترمہ ماتا جسبیر کور جی، اہلیہ
بھگت سردار مہتاب سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ۲۳۔ پارک ایریا
کرول باغ نئی دہلی ۵ کے تعاون سے پایۂ تکمیل کو پہنچی ۔ نومبر ۱۹۷۸ء

ہدیہ :- Rs 5/-

کتابت و حاشیہ سازی از ترجمہ کار فاضل کاشمیری ۔

FAZIL

تقاریظ

از :-

۱- عزت مآب بھگت سردار مہتاب سنگھ صاحب (ہندوستان ریفریجریشن سٹورز دہلی)

۲- سردار گوردیو سنگھ صاحب دیپ انجنیرز 510 دیپ روڈ انڈسٹریل ایریا (بی) لدھیانہ

۳- گیانی کرتار سنگھ صاحب کومل ایڈیٹر کرم ویر سرینگر کشمیر

۴- آنریبل شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب (چیف منسٹر ریاست جموں و کشمیر)

۵- آنریبل ڈاکٹر ہربھجن سنگھ صاحب (وزیر صحت ریاست جموں و کشمیر)

وصدر جموں و کشمیر گوردوارہ پربندھک بورڈ - سرینگر -

۶- مولانا محمد سعید مسعودی (گاندربل کشمیر)

۷- سردار دلیپ سنگھ ساہنی ممبر جموں و کشمیر گوردوارہ پربندھک بورڈ۔

سردار ارجن سنگھ ہنس سیکریٹری آل انڈیا بابا بندہ بہادر سکھ سنپاردا

ساکن :- ۲۰۱ - آدرش نگر جالندھر سٹی -

۹- مان یوگ سردار اندرجیت سنگھ صاحب چیرمین پنجاب اینڈ

سند بینک -

۱۰- عزت مآب لالہ میلارام صاحب نجیون (گوکجہ باغ سرینگر)

تقریظ از عزّت مآب بھگت سردار مہتاب سنگھ صاحب (دہلوی)

فاضل کاشمیری کسی تعارُف کے محتاج نہیں۔ مارچ ۱۹۷۵ء میں مجھے اُن سے جان پہچان ہوئی۔ اُنہوں نے شری جَپ جی صاحب اور اُس کے کشمیری منظوم ترجمہ کا قلمی نُسخہ چھاپ کرانے کے غرض سے میرے درشن کے لئے لایا۔ کشمیری ترجمہ کی نوعیّت اور گوُر بانی کی عظمت کے پیشِ نظر مجھے اِس کے چھپوانے کا انتظام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کتاب بڑے احتشام کے ساتھ کشمیر گورمت پرچار ٹرسٹ کی وساطت سے گوردوارہ شہید بُنگہ سرینگر میں بھارت کے لئے بالعموم اور کشمیری بھاشا بولنے والے عوام کے لئے بالخصوص اجراء (Release) کی گئی اور اُنہیں اِس عظیم کارنامہ کے لئے اِنعام اور سروپا (خلعت) سے نوازا گیا۔ اِس تاریخی اور اہم کام میں ڈاکٹر ہر بھجن سنگھ صاحب پیش پیش تھے۔

شری جَپ جی صاحب کے کشمیری منظوم ترجمہ کی کافی سراہنا ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے فاضل صاحب سے سری گورو تیغ بہادر جی شہیدِ اعظم کی امر بانی کا ترجمہ کرایا۔ صاحبِ موصوف نے یہ کام بڑی تندہی، پوری لگن اور خلوصِ نیت کے ساتھ ایک مہان عالِم و فاضل گیانی کرتار سنگھ صاحب کومل ایڈیٹر "کرم ویر" سرینگر کی رہنمائی میں کیا ہے۔

سری گورو تیغ بہادر جی مہاراج جس طرح امر ہیں، اسی طرح اُن کی ربّانی بانی بھی لافانی ہے۔ یہ بانی لاکھوں عقیدتمندوں کا وِردِ سحری ہے، جس کا بھجن کر کے نجات حاصل ہوتی ہے۔

گورو جی نے جن ناخدا ترس ہاتھوں سے جامِ شہادت نوش کیا اُن کی قبروں سے بیکسی کی خاک اُڑ رہی ہے، مگر صرف تین سو سال کا قلیل عرصہ گذر جانے پر لاکھوں لوگوں نے گورو جی کے نقشِ قدم پر چل کر سعادت حاصل کی۔ گورو جی، سیس گنج چاندنی چوک دہلی کے مقام پر شہید کیئے گیئے، جہاں ایک عظیم الشان گوردوارہ قائیم ہے۔ قاتل نہ صرف سکھوں کے دشمن تھے، بلکہ اُنہوں نے مذہبی جنوں میں ہندوؤں، یہاں تک کہ اپنے ہم مذہب مسلمان اقرباء کے ساتھ بھی ظلم کیا۔ اِس حقیقت کے لیئے تاریخ شاہد ہے۔ تین سو سال پہلے کشمیری پنڈتوں کا ایک وفد گورو جی کے حضور میں آکر دُہائی دینے لگا کہ وقت کا شہنشاہ اپنا دھرم چھوڑنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اس پر اُنہوں نے شہنشاہیت سے ٹکر لی اور اسی میں شہادت پائی اُن کے ہی طُفیل آج ہندوستان کا ہر شخص مذہبی آزادی کی نعمت سے سرفراز ہے۔

بھگت سردار **مہتاب سنگھ**

Hindustan Refrigeration Stores

Daryaganj ; New Delhi-110002.

گُور بانی

صاحب سری گورو ارجن دیوجی مہاراج نے اس جہانِ فانی سے مُکتی دِلانے کے لیۓ ہم دُنیادی جیووں کو سچا اُپدیش (مُصدّقہ گوربانی مندرجہ گورو گرنتھ صاحب کے مول منتر سے) شروع کیا جو سلوک مہلہ نوواں کے بعد راگ مالا کے آخری شبد "سنجھے پُتر راگن کے اٹھارہ دس بیس" پر ختم ہوتا ہے۔

یہ بات مُسلمہ ہے کہ گورو صاحبان اور بھگتوں کی الہامی بانی کے مجموعہ "سری گورو گرنتھ صاحب" کا کیرتن کرنے سُننے اور اس پر وچار کرنے سے دُنیادی سُکھ اور روحانی شانتی حاصل ہوتی ہے ؎

ਸਿਮਰਉ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸੁਖੁ ਪਾਵਉ ॥
ਕਲਿ ਕਲੇਸ ਤਨ ਮਾਹਿ ਮਿਟਾਵਉ ॥

ترجمہ :- خدائے واحد کے نام کا سِمرن کرتے رہو - اس سے سُکھ پاؤ اور اسی سے جسم و جان کا دُکھ مِٹاؤ۔

اِس میں سری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کی بانی "سلوک مہلہ نوواں" ایک انمول خزانہ ہے۔ وِردِ نجات یعنی "سلوک مہلہ نوواں" معہ تراجم کا مُطالعہ کرنے سے سِکھ اور غیر سِکھ روحانی فیضان حاصل کر سکتے ہیں اور کرتے رہیں گے ؎

ਸਭ ਸੁਖ ਦਾਤਾ ਰਾਮੁ ਹੈ ਦੂਸਰ ਨਾਹਿ ਨ ਕੋਇ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਤਿਹ ਸਿਮਰਤ ਗਤਿ ਹੋਇ

ترجمہ :- خدا سب سُکھوں کا سرچشمہ ہے۔ اے نانک! اسکے نام کے سِمرن سے مُکتی ہوتی ہے۔

اِس کتاب کی کافی کاپیاں دوستوں اور رفیقوں کو بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ اُن کا بیان ہے کہ مذہبی رواداری اور قومی بھائی چارہ کو بڑھاوا دینے کے لئے یہ مُقدس کتاب دلچسپی اور محنت کا آئینہ دار ہے۔ اس کے ہر ایک صفحہ کی پیشانی پر بانی کا ایک ایک بند پنجابی لپی اور اُردو رسم خط میں صحیح طور درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ اردو دان اور پنجابی بھاشا بولنے والے قارئین گوربانی کا پاٹھ آسانی سے کرکے مُستفید ہو سکیں اس کے دلنشیں آسان اور مختصر ترجمہ اور اُسکے مفہوم کی وضاحت حوالہ جات سے کی گئی ہے۔

گوربانی اور اس کے ترجمہ کے علاوہ گورو مہاراج کی سوانح حیات ... کے عنوانات کے تحت اُن حقائق کو بیان کیا گیا ہے، جن سے تاریخ کی روشنی میں اُن کی شخصیت، روحانی قوت اور انسان دوستی کے سلسلہ میں پرچار کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

داس:- گوردیو سنگھ

(گوردیو سنگھ)

لدھیانہ

۲۱ نومبر ۱۹۷۸ء

Deep Engineers,
510, Deep Road, Industrial Area B,
LUDHIANA-141 003.

مُول منتر: اک اونکار ست نام کرتا پُرکھ نربھو نرویر اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد جپ

تقریظ از گیانی کرتار سنگھ صاحب کومل ایڈیٹر کرم ویر سرینگر

جیسا کہ ہم نے "شری جپ جی صاحب" کے منظوم ترجمہ کی تقریظ میں واضح کیا ہے کہ یہ ہماری دیرینہ تمنا تھی کہ بحیثیت ایک سکھ سینیر مشنری ہم بابا گورو نانک دیوجی اور اُن کے جانشین گورو صاحبان کے رُوحانی، جاودانی اور ربّانی کلام کو کشمیری زبان بولنے والے غیر سکھ بھائیوں تک پہنچائیں۔ اسی تمنّا کے دوران مشیّتِ ایزدی کی عنایت سے ہماری ریاست کے نامور شاعر الحاج فاضل کاشمیری سے شرفِ ملاقات کے بعد اُن سے گہرے تعلقات قایم ہوگئے اور ہم نے اُن کو گوربانی کے تراجم کرنے کے پاک اور اہم کام کی طرف راغب کیا۔

جناب فاضل نے نہایت خلوص کے ساتھ گورو صاحبان کے اِس امر کلام، جسمیں ذات پات، چھوت چھات، مذہبی تعصّبات کو دُور کرنے اور غلامی، ظلم اور انسانی تذلیل کو ختم کر کے بھائی بھائی بن کر رہنے اور اکال پرکھ (حیّ القیّوم) کا نام جپنے کا درس دیا گیا ہے، کا ترجمہ کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ شری جپ جی صاحب کا منظوم ترجمہ کر کے اُنہوں نے "سلوک مہلہ نواں" کے تراجم "وردِ نجات" کے عنوان سے شایع کئے۔ اُن کے دونوں شاہکار ادبی حلقوں اور عقیدتمندوں میں کافی مقبول ہیں۔

سری گورو تیغ بہادر جی کی تیسری شہیدی شتابدی کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوئی کہ مہلہ نواں کے پوتر کلام کے ترجمہ کے دائرہ کو وسیع تر کیا جائے تاکہ اس کی برکت سے تمام ملک اور بیرونی ممالک کے شیدائی گوربانی کے اعلیٰ مقاصد سے روشناس ہوں۔ اس لئے ہم نے اس پوتر اور امر بانی کا ترجمہ اردو زبان میں بھی کرایا۔ جو "وردِ نجات" کے عنوان سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

متذکرہ تراجم پایۂ تکمیل تک پہنچانے، گوربانی کے ارتھ، وچار اور معانی سے جناب فاضل کو روشناس کرانے میں ستگورو نے ہم جیسے ناچیز انسان سے بھی ایک ادنیٰ سی سیوا کرائی جسے ہم نے اپنی وسعت کے مطابق انجام دیا۔

"وردِ نجات" میں اصل بانی، اس کے تراجم اور تشریحات صحیح طور پر درج کئے ہیں۔ اس میں فاضل ترجمہ کار نے حد سے زیادہ عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ میری دعا ہے کہ سری ستگورو جی انہیں اپنے کرم سے نوازے!

(گیانی) کرتار سنگھ کومل
ایڈیٹر کرم ویر سرینگر

Exchange Road, Gawkadal, Srinagar; Kashmir.

تقریظ از عزّت مآب الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب وزیر اعلیٰ ج۔ کے

فاضل کاشمیری ریاستِ جموں و کشمیر کے عوام سے بخوبی متعارف ہیں انہوں نے سماج کے مزاج کو سمجھ کر گورو بانی کا ترجمہ جس خوبی سے کیا ہے اسکے نتیجہ میں انسانیت کا حقیقی روپ سامنے آجاتا ہے۔ ان کی یہ کاوش قابل ستائش ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ ایسے ہی پُرخلوص کام انجام دینے والے ہمارے سماج میں پیدا ہو کر صحیح معنوں میں خدمتِ خلق اللہ انجام دیتے رہیں گے۔ میں اس خلوص بھری کوشش کی سراہنا کر کے فاضل کاشمیری کو "وِردِ نجات" کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سری گورو تیغ بہادر جی کی بانی اصل معہ آسان ترجمہ ہمارے دیش کے خدا پرست باسیوں کے پاس پہنچانے سے دُور رس نتائج مُیسّر ہوں گے اس کے مُطالعہ سے عوام کے دل و دماغ میں اصول پرستی، مذہبی رواداری اور قومی بھائی چارہ کا انمول جذبہ استوار ہوگا۔

شیخ محمد عبداللہ

چیف منسٹر ریاست جموں و کشمیر

سرینگر
۳۰ ستمبر ۱۹۷۶ء

تقریظ از آنریبل ڈاکٹر **ہربھجن سنگھ** صاحب وزیر صحت جے۔کے۔ سٹیٹ

جناب فاضل کاشمیری پچھلے نو سال سے **گوربانی** کا ترجمہ کرتے آئے ہیں۔ اس دوران ان کے **شری جپ جی صاحب** اور سلوک محلہ **نواں** (دردِ نجات) کے منظوم کشمیری تراجم شائع ہو گئے ہیں۔ اب در دست یہ گلدستۂ شلوک جو کہ سری گورو **تیغ** بہادر جی مہاراج کی امر بانی کا آسان اردو ترجمہ ہے قارئین کرام کی خوشنودی اور مطالعہ کے لئے پھر چھپ گیا ہے۔

جناب **فاضل** نے اپنے ایثار اور لگن سے **گوربانی** کے مفہوم کو سمجھنے اور سمجھانے کی بارآور کوشش کی ہے اور درج گہر پاروں کو عوام کے قریب تر لایا ہے۔ ان کے اس شاہکار سے ہر عقیدتمند اور باشعور انسان متاثر ہوا ہے۔ ان کے تراجم کی خصوصیت ایک بڑے مقصد کو پورا کرتی ہے جس سے دور رس نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

میں جناب **فاضل** کاشمیری کو اپنی طرف سے اور سٹیٹ گوردوارہ پربندھک بورڈ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ سری واہگورو جی ان کو ہمت بخشے!

(ڈاکٹر) **ہربھجن سنگھ**

M.B.B.S; D.O.M.S., D.L.O. R/o 262 Narsingh Garh, Sgr.

تقریظ از :- محمد سعید مسعودی صاحب

انسان کے خالق اور پروردگار نے اپنے شاہکار یعنی حضرتِ انسان کو اضداد کا عجیب و غریب مجموعہ بنا کر اِس عالمِ رنگ و بو میں پیش کیا۔ ایک طرف اسمیں اگر علم، انصاف اور ایثار جیسی اعلیٰ صفات رکھی ہیں تو دوسری طرف کرودھ، لالچ اور اہنکار جیسی خصلتیں ودِیعت کر دی ہیں۔

انسانی سماج کے عُمدہ خصائص کو بیدار کر کے اُس کو اعلیٰ سے اعلیٰ خصائل سے مزیّن کرنے اور تعلیم و تربیت کے ذریعہ رذائل سے پاک کرنیکی کوشش اِتنی ہی قدیم اور پرانی ہے جتنی انسانی تہذیب اور بیداری ہو سکتی ہے۔ قدیم ہند میں یہ کام ویدانت، یونان، مصر اور روما میں فلسفہ مابعد الطبعیات اسلام کے زیرِ احسان و تصوّف کے نام سے مسلسل ہوتا چلا آیا ہے۔

خطۂ پنجاب میں آج سے پانچ سو سال قبل سری بابا گورو نانک اور اُن کے بعد اُن کے جانشینوں نے انسانی سوسائیٹی کی اصلاح اور بہتری کے لئے خدا کی یکتا ابدیّت اور پاکیزگی پر یقین رکھنے اور گیان و دھیان کے ساتھ اُس کا نام جپنے کی جو تحریک چلائی وہ انسانی سوسائیٹی کی اصلاح کی انہیں قدیم تحریکوں کا تسلسل ہے، جن کی طرف اُوپر اشارہ کیا گیا ہے۔

عقل و فلسفہ کے نکات ہوں یا رُوحانیت کے اَسرار و رمُوز، ان

کو پھیلانا اور انسانی برادری کے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانا انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ ایک زبان کا لٹریچر جب دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے، تو اس سے دونوں زبانوں کے سرمایہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ خاص کر ایسا پاک پوتر لٹریچر جس کی قدر و قیمت وقتی نہیں بلکہ دیرپا ہو۔

موجودہ دور کے نثر نویسوں اور شاعروں میں جناب فاضل کاشمیری شکریہ کے مستحق ہیں کہ آپ نے سکھ دھرم کے مذہبی شاہکاروں کا ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ آپ کے ترجمہ کی خوبی یہی ہے کہ اس میں اصل مفہوم پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر رہتا ہے۔ اصطلاح اور محاورات کی دلکشی میں کوئی فرق نہیں آتا اور اصل متن اور ترجمہ کے الفاظ کی تعداد کم و بیش ہونے نہیں پاتی۔ ایک ادیب اور مترجم کے لئے یہ خصوصیات عطیۂ قدرت ہی ہو سکتی ہیں۔

اس سے پہلے فاضل صاحب نے "شری جپ جی صاحب" اور "سلوک مہلہ نواں" کا ترجمہ منظوم کشمیری زبان میں کیا ہے۔ ان تراجم کے دیکھنے والوں نے بے ساختہ داد دی۔ در دست گلدستۂ شلوک کا یہ اردو ترجمہ اس پُرخار وادی میں آپ کا تیسرا قدم ہے۔

۵ار دسمبر ۱۹۷۶ء

محمد سعید مسعودی

تقریظ از :- سردار دلیپ سنگھ ساہنی صاحب ممبر پربندھک بورڈ

سچائی کا چرچا کرنا ایک عبادت ہے - ایسی عبادت کرنے کا بیڑا شاذ ہی کوئی خوش قسمت اُٹھاتا ہے کیونکہ اس میں انسان کی خلوص کی آزمایش ایک لازمی بات ہے - گوربانی ایک لازوال سچائی ہے پر یہ کسی خاص فرد یا فرقہ کی ذاتی وراثت نہیں - یہ ہر خدا پرست انسان کی ملکیت ہے -

اسے عوام کے قریب لانے سے چند انمول نتیجے نکلتے ہیں جن میں قومی بھائی چارہ اور انسان دوستی بھی شامل ہیں - اس نیک کام میں ہمارے فاضل صاحب پیش رو ہیں جنہوں آج تک اپنے پورے انہماک سے شری جپ جی صاحب کا کشمیری منظوم ترجمہ "سلوک مہلہ نواں" کا کشمیری منظوم ترجمہ "سلوک مہلہ نواں" کا آسان اردو ترجمہ اور شری سکھمنی صاحب" کا منظوم ترجمہ اور آسان اردو ترجمہ کرکے ایک اہم انسان دوستی کا ثبوت دیا ہے -

مَیں جموں و کشمیر کے گوردوارہ پربندھک بورڈ کا ایک رُکن ہونے کے ناطے فاضل صاحب کے اس جذبۂ خلوص کی قدر کرتا ہوں -

دلیپ سنگھ ساہنی

Paras Dry Cleaners Badshah Chowk, Sgr.

تقریظ از :- سردار ارجن سنگھ ہنس جالندھری

جناب **فاضل** کاشمیری کی کتاب "وردِ نجات" میرے پاس موجود ہے اسے جو کوئی پڑھنے لگتا ہے، وہ گوربانی کے مفہوم اور اس کی معنوی گہرائیوں سے روشناس ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں "سلوک مہلہ نواں" گورمکھی رسمِ خط میں درج ہیں اور اردو لپی میں بھی۔ اس لئے اس کا مطالعہ کرنے والوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہر **سلوک** کا ترجمہ اختصار کے ساتھ تین سطروں میں کیا گیا ہے اور اس کی وضاحت سات سطروں میں کی گئی ہے۔ نیز سلوک کے عین مفہوم کو حوالہ جات (References) سے آراستہ کرنے کی بھی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

جناب **فاضل** ترجمہ کار نے اس کتاب میں "**جہاد**" کے عنواں سے ایک مضمون درج کیا ہے، جس سے غیر سکھ حضرات کے چند بے بنیاد شکوک کا ازالہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اس میں درج واقعات سے سچے تاریخی حالات کی نقاب کشائی ہوتی ہے، جس سے قومی بھائی چارہ کی بنیادیں استوار ہو جاتی ہیں۔

فاضل صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ارجن سنگھ ہنس جالندھری

Sec. All India. Kabir. Kunda. Bahadur Sikh Sampurdai.

Phones : Off. 43691 Res. 632351

THE PUNJAB & SIND BANK LIMITED
B-BLOCK CONNAUGHT PLACE
NEW DELHI-110001

I am glad to note that you are taking interest in translating Gurbani in Kashmiri and Urdu languages.

I wish you success.

Inderjit Singh
CHAIRMAN

Fazil A.

تقریظ از محترم المقام شری لالہ میلا رام صاحب نجیون (گوگجہ باغ بیرنگر)

دُنیا میں اخلاقی گراوٹ اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ انسان کا دل و دماغ رنگ و نسل اور ذات پات کے بھنور میں پھنسا ہوا تھا۔ عورت ایک مرد کی نگاہ میں ایک کمتر چیز قرار دی گئی تھی۔ اقتدار والے زیر دستوں کے ساتھ سختی کا برتاؤ روا رکھتے تھے۔ ہر طرف اَنیائے کا دور دورہ تھا۔ حالات و واقعات کی ایسے آماجگاہ میں ایک **مردِ کامل** اور اُس کے بعد اُس کے جانشینوں نے انسان کو انسانیت، مساوات اور اعتدال کا سبق دیا۔ یہ **بابا گورونانک** دیو جی تھے، جنہوں نے آج سے پانچسو سال قبل اپنی پاک تعلیمات کے زیرِ اثر انسان کو اونچی قدروں کا سہارا دیا۔ جس سے اُس کی نظر کے اُفق بے پناہ وسعتوں سے ہمکنار ہوگئے۔ یہ سب گوروجی کے **ربانی کلام** کے صدقے ہُوا۔ **گوربانی** اگیان کے دھندلکوں میں روشنی کے ایک **مینار** کی حیثیت رکھتی ہے، جس پر نظر پڑتے ہی ایک گمراہ شخص بھی اپنی منزل کی نشاندہی کرتا ہے۔

گوربانی کسی خاص قوم کی ملکیت نہیں۔ یہ ایک انمول قومی ورثہ ہے۔ اس سے فیض و برکت حاصل کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ یہ اگرچہ پنجابی بھاشا میں ہے، تاہم اس کا مفہوم ذہنشین کرنے کے لئے اس کے بیش بہا ترجمے موجود ہیں۔

جناب فاضل کاشمیری نے اس کا ترجمہ کرنے کا بیڑا آج سے تقریباً دس سال پہلے اُٹھایا ہے، جو ایک عظیم مقصد کا آئینہ دار ہے۔ اس دوران میں اُن کے تراجم شری جپ جی صاحب، سلوک محلہ نواں، اور شری سکھمنی صاحب منظرِ عام پر آئے ہیں، جن کی سراہنا بڑے بڑے اور معتدر گیانیوں، عالموں اور نیتاؤں نے کی ہے ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

در دست گلدستۂ سلوک کئی بار چھپ چکا ہے اور چھپتا رہے گا۔ اس کا بغور مطالعہ کرنے سے ایک تو گوربانی کا مفہوم سمجھ آتا ہے اور ساتھ ہی اس حقیقت کا تعین ہو جاتا ہے کہ تمام مذاہب میں ایک ہی نظریہ کے اَنگنت پہلو تراشے گئے ہیں۔ اس جانکاری سے دین و دھرم کی تفاوت، اونچ نیچ کی بدعت اور دُوئی کی لعنت دُور بھاگ جاتی ہے۔

فاضل صاحب کے اس اہم اور بے لَوث کام سے دین و دھرم اور مذہب سے وابستہ ہر ذی شعور فرد یہاں تک کہ عام فہم و فراست کا انسان بھی فیضیاب ہوتا رہے گا۔ بشرطیکہ وہ اس کتاب کے اوراق میں مندرجہ انمول گہرپاروں کو پانے کی کوشش کرے۔

میلا رام تنجیون

۸ ستمبر ۱۹۷۸ء

ذِکرِ گوُرُو

سِکھ پنتھ کے بانی سری گوُرو نانک دیوجی ہیں۔ اُن کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لئے اُن کی گدی پر یکے بعد دیگرے جو مہان پُرش براجمان ہوئے انکو اگرچہ دس گوُرو صاحبان کہا جاتا ہے، اُن کے نام، رُوپ اور جسم الگ ہونے کے باوجود اُن کی آواز، اُن کا پیغام اور اُن کا آدرش ایک تھا۔ اِن سب کا پیغام یہ تھا کہ غلامی، نا انصافی اور ظُلم کا خاتمہ ہونے کے دوش بدوش انسان کی تذلیل کا بھی تدارُک ہونا چاہئے، تب ہی گوُرو نانک دیوجی نے بابر بادشاہ کے حملہ کے وقت ہندوستانیوں کی تذلیل دیکھ کر اکال پرکھ (حیُ القیوُم) سے اس طرح شکوہ کیا تھا، جسطرح کوئی بیٹا باپ سے کرتا ہے۔

"خُراساں خصمانہ کیا، ہندوستان ڈرایا۔ آپے دوس
نہ دیئی کرتا جم کر مغل چڑھایا۔ ایتی مار پئی کرلانے تیں
کی درد نہ آیا۔"

ترجمہ:۔ خُراساں کی تو تُم نے حفاظت کی، مگر ہندوستان کو خوفزدہ کردیا۔ اے قادر! تم خود کو قصوُروار نہیں کہلا سکتے۔ تم نے مغلوں کو یم (مَلکُ الموت) بنا کر یہاں بھیجدیا۔ اس دیش میں رہنے والوں کو اتنی مار پڑی کہ وہ چلّا اُٹھے

مگر تمہیں پھر بھی درد نہ اُٹھا۔ تیرے مَن میں اُن کے لئے غم پیدا نہ ہُوا۔

سِکھ تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ غلامی ظُلم اور انسانی تذلیل کے خاتمہ کے لئے سِکھ گُورو صاحبان اور سِکھ شہیدوں نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ مگر اپنے آدرش کو داغدار نہ بنایا۔

سِکھ پَنتھ کے نویں مُرشدِ کامل شہیدِ اعظم سری گورو تیغ بہادر جی کا جنم یکم اپریل ۱۶۲۱ء کو بمقام امرتسر ہُوا۔ اُن کے والدِ محترم چھٹے نانک سری گُورو ہرگوبند جی اور والدہ محترمہ ماتا نانکی جی تھیں۔

سری تیغ بہادر جی نے اپنے بڑے بھائیوں کے ہمراہ دُنیاوی اور دینی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ فنِ سپاہ گری میں بھی کمال حاصل کیا۔ تیرہ ۱۳ سال کی عُمر میں گُورو ہرگوبند جی نے اُن کی شادی کرتار پور ضلع جالندھر کے سری لال چند کی دختر شریمتی ماتا گوجری جی سے کر دی۔

گُورو ہرگوبند جی نے کرتار پور میں ۱۶۳۴ء میں چوتھی جنگ لڑی، تو اُس جنگ میں بابا تیغ بہادر جی نے ۱۴ سال کی عُمر میں وہ جوہر مردانگی دکھائے کہ سری چھٹی بادشاہ نے خوش ہو کر اُن کی جہاں سراہنا کی، وہاں آشیر واد بھی دی۔

۱۶۴۴ء میں جب گُورو ہرگوبند جی نے اپنے پوتے سری ہر رائے جی کو اپنا جانشین مُقرر کیا۔ اُن کا انتقال ہو گیا تو سری بابا تیغ بہادر جی

اپنی والدۂ محترمہ اور اپنی رفیقۂ حیات کے ہمراہ اپنے ناننہال موضع بکالا ضلع
امرتسر گئے اور یہاں ہی زندگی کے بیس اکیس سال ایک معمولی سے مکان میں
رہ کر یادِ الٰہی میں گذار دئے ۔ اسی مکان میں ایک زمین دوز کمرے میں ہی
یہ اکثر رہا کرتے تھے ۔ وہ تپ اور تیاگ کا مجسمہ بن کر اس بڑی قربانی
کے لئے خود کو تیار کر رہے تھے جو انہوں نے ایک مظلوم قوم کے لئے کرنی تھی ۔
۱۱ اگست ۱۶۶۴ء کو سری گورو تیغ بہادر جی کو مطابقِ دستور
گورپائی کا تلک لگایا گیا ۔ تلک لگانے کا فریضہ بابا گوردتہ جی فرزند
بابا بڈھا جی نے ادا کیا ۔ انہوں نے ماکھوال کے علاقہ میں زمین خرید کر
ایک گاؤں چک نانکی آباد کیا ، جو بعد میں آنند پور صاحب کہلایا ۔
کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے عیال اور خاص خاص سکھوں کے ہمراہ مشرق
کی جانب لمبے سفر پر گورمت پرچار کے لئے چل پڑے ۔ متھرا ، آگرہ ، پریاگ
بنارس ، اور گیا سے ہوتے ہوئے آپ پٹنہ اور وہاں سے ڈھاکہ اور بنگلہ دیش
پہنچے ، وہاں گوروجی نے گورمت کا پرچار کیا ۔
گورو تیغ بہادر جی آسام میں تھے کہ ان کو بادشاہ اورنگ زیب
کی مذہبی پالیسی کا علم ہوا ۔ ان پر واضح ہوا کہ حاکم لوگ غیر مسلم آبادی
کو جبراً دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دیتے ہیں ۔ گورو مہاراج
پٹنہ سے پنجاب کی جانب چل پڑے اور لوگوں میں گورمت کا پرچار کرتے رہے

FAZIL

اور متوقع خطرات سے بیدار کرتے ہوئے آنند پور پہنچے۔ اسی دوران میں اُن کا پریوار بھی وہاں پہنچ گیا۔

ملک کے باقی حصوں کے باسیوں کی طرح کشمیری پنڈتوں پر مذہب تبدیل کرنے کے سلسلہ میں ظلم و جبر ہونا شروع ہوا۔ اس عہد کی شخصی حکومت کے صوبیدار افتخار خان اس کام میں پیش پیش تھا۔ مرکز کی جانب سے شیر افگن خان کے تحت ایک خاص محکمہ کھولا گیا جس نے کشمیری پنڈتوں کو کافی تنگ کیا۔ اس پر انہوں نے ایک وفد تیار کیا جو سولہ[16] پنڈتوں پر مشتمل تھا۔ اس کا سرکردہ لیڈر موضع مٹن صاحب کا ایک پنڈت نامی کرپا رام جی تھا۔ یہ وفد جب پنجاب پہنچا تو وہاں برہمن لوگ بھی اس میں شامل ہوگئے۔ یہ وفد گورو تیغ بہادر جی سے ملا۔ اور انہیں اپنی بپتا سنائی۔ گوروجی مہاراج واقعات سنکر کافی متاثر ہوئے۔ اسی اثناء میں صاحبزادہ سری گوبند رائے جی، جن کی عمر اُس وقت صرف ۹ سال کی تھی وہاں پہنچے اور والدِ بزرگوار سے گہری تشویش میں مستغرق ہونے کی وجہ پوچھی۔ گوروجی مہاراج نے واقعات کی روشنی میں اُنہیں کہا کہ ملک کے باسیوں اور مظلوم کشمیری پنڈتوں کو آزاد کرنے کے لئے ایک مہان پرش کی قربانی مطلوب ہے جس کی شخصیت مکمل اور ہمہ گیر ہو۔ یہ سن کر بالک سری گوبند رائے جی نے انہیں کہا کہ آپ کی ذات سے افضل کون بڑا مہان پرش ہوسکتا ہے۔ لہٰذا

ظُلم و استبداد کو ختم کرنے کے لئے آپ ہی نے قربانی دینی ہے۔ اِس پر سری گورو تیغ بہادر جی نے کشمیری پنڈتوں سے کہا کہ جاؤ اور اپنے صوبیدار سے کہو کہ اگر گورو تیغ بہادر اسلام کے دائرہ میں داخل ہو جائیں، تو ہمیں اپنا دھرم تبدیل کرنے میں اعتراض نہیں ہو گا۔ یہ بات اورنگ زیب تک پہنچی۔ اُس نے فوراً گورو جی کے نام سمن جاری کرایا۔ مگر گورو جی پہلے ہی دہلی کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اتفاق کی بات یہ ہوئی کہ مقتول بذاتِ خود قاتل کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچتے ہی گورو جی گرفتار کئے گئے، مگر اُن دنوں اورنگ زیب دہلی میں نہ تھا۔ اُس کی عدم موجودگی میں شاہی قاضیوں اور ملاؤں نے گورو جی کو دائرہ اسلام میں آنے اور کوئی سی کرامت دکھانے کے لئے بھی کہا اور اُن پر دباؤ ڈالا۔ لیکن گورو جی نے دونوں شرطوں کو ٹھکرایا۔ اس پر شاہی عملہ کے سب اہلِ کار آگ بگولا ہو گئے اور گورو جی اور اُن کے ہمرکاب ساتھیوں پر دھمکی اور لالچ سے پھسلانا چاہا۔ گورو جی ایسی باتوں سے بے نیاز تھے، اس لئے اُنہیں تنبیہہ کرنے کے لئے اُن کی حاضری میں بھائی متی داس جی کو آرے سے چیرا گیا۔ بھائی دیالہ جی کو پانی سے بھری اُبلتی دیگ میں اُبالا گیا، اور بھائی ستی داس جی کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ یہ دیکھ کر بھی گورو جی اپنے قول پر ثابت قدم رہے، تو ظالم اہلکاروں نے ۱۱ نومبر ۱۶۷۵ء کے روز چاندنی چوک دہلی میں ایک برگد کے درخت کے نیچے لوگوں کے سامنے اُن کا

سر تن سے جدا کیا۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کا قول ہے کہ گورو تیغ بہادر جی نے مظلوم ہندوستانیوں کے تلک اور یگنوپوت کو قایم رکھنے کی خاطر اپنا بلیدان دیا۔

گورو تیغ بہادر جی مہاراج کا نام اور اُن کا پاک کلام رہتی دنیا تک قایم ہے۔

(گیانی) کرتار سنگھ کومل

ایڈیٹر اخبار کرم ویر سرینگر۔

Exchange Road Gawkadal,
Srinagar Kashmir.

—.—

میں نے پاک گوربانی کے اسرار و رموزات کی آگہی اپنے سنت استاد نامی سردار کرتار سنگھ صاحب کومل ایڈیٹر کرم ویر سرینگر کے چرنوں میں حاصل کی ہے۔

فاضل کاشمیری

FAZIL

جہاد

برائے

برداشت

و

رواداری

(ترجمہ)

—..

FAZIL

جہاد

پارلیمنٹ ہاؤس (دہلی) کے قریب ہی انسانی ضمیر کی آزادی کی وہ مشعل نور ہے جسے آج سے تین سو سال قبل گورو تیغ بہادر جی نے جام شہادت نوش کر کے روشن کیا تھا۔ گوردوارہ رکاب گنج کی عالیشان عمارت اس شہادتگاہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ مگر اس پیغام حق کی (جس کے لئے گورو جی نے شہادت دی تھی) ترجمانی کرنا اس عالیشان گنبد میں مقید نہیں۔

آجکل انسان جب کبھی ہٹ دھرمی ظلم اور ناہنجاری کے خلاف مظاہرہ کرنے کا قصد کرتا ہے۔ اسے سری گورو تیغ بہادر جی کی مثال قابل تقلید نظر آتی ہے جس سے اس کو اپنے طریقۂ حیات پر چلنے کی ترغیب ملتی ہے۔ وہ سچائی کو پانے کے لئے اپنے ذاتی انتخاب کا استعمال کرتا ہے۔ اور اخیر پر ابدی حقیقت کو حاصل کرتا ہے۔ انسان اسی دستور العمل پر چلتا ہے جس پر اس کا اعتقاد مستحکم ہوتا ہے۔ مگر جب اس کے ایمان اور اس کی مرضی کے خلاف اسے بیرونی دباؤ خوف اور سختی سے اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کیا جائے تو یہ بعید از انصاف

اور انسانیت سوز بات بن جاتی ہے ۔ اسی بناء پر گورو تیغ بہادر جی نے اپنے لئے شہادت قبول کی ، مگر انسان سے اُس کا مذہب اور ایمان سلب ہونے نہ دیا ، اس پر اُن کی شہادت ۱۱ رنومبر ۱۶۷۵ء کو واقع ہوئی ۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ گورو جی نے ہندو دھرم کو بچانے کے لئے اپنے سر کی بازی لگائی ۔ یہ اُن کی کم نظری ہے ۔ اگر اسے صداقت یا صحیح خیال کیا جائے تو بھی اُنہوں نے اپنے عقیدہ سے آزادانہ طور پر عبادت اور پوجا پاٹھ کے اصول کو قائم رکھنے کے لئے اپنی جان دی ، جو اُن کی نظر میں عین حیات اور سچی زندگی کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے ۔

جب کشمیری پنڈتوں کا ایک وفد اُن کے حضور میں ایک ناقابلِ برداشت مغل گورنر کے استبداد کی شکایت لے کر آیا جس کے جواب میں گورو جی بولے "یہ دھرتی کے مہیب وبال کا پیش خیمہ ہے ظلم اور جفا کا دور دورہ ہے ۔ اب مجبوروں اور مظلوموں کو بچانے کے لئے ایک سچی اور مہان شخصیت کی قربانی دینا مطلوب ہے تب ہی اس اَنیائے کا انسداد ہوگا ۔" اُن کا سپتر گورو گوبند سنگھ جو سکھوں کے دسویں اور آخری گورو ہیں ، نے اُن کے سامنے اس حقیقت کی وضاحت کی کہ اس عظیم قربانی کے لئے آپ ہی کی مہان شخصیت شایانِ شان ہو سکتی ہے ۔

کیا یہ ہندو دھرم کے پیار کے لئے تھا جو سری گورو تیغ بہادر جی نے اپنی زندگی قربان کی ؟ وہ بہ بانگِ دہل یہ اعلان کرتے تھے کہ وہ نہ تو بت پرستی

کے قائل ہیں اور نہ جنیو (متبرک دھاگا۔ Sacred Thread) ہی پہنتے ہیں گیں عبادت اور پوجا پاٹھ کرنے کی آزادی کے لئے جان دونگا ان کا نعرہ تھا اور وہ آخری دم تک اس پر ثابت قدم رہے ،جب کہ وقت کے مغل شہنشاہ اور اورنگ زیب نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ گورو جی نے اپنی جان اس لئے بھینٹ چڑھائی کہ وہ ہندو دھرم کو اسلام پر ترجیح دیتے تھے۔ یہ کہنے میں کوئی جوازیت نہیں ہے۔ گورو جی نے انسان کے ذاتی حقوق اور اس کے ایمان کی نگہبانی کے لئے اپنی جان دی۔ ان کی للکار تعصب اور تنگ نظری کے خلاف تھی نہ کہ کسی دین یا دھرم کے۔ یہ امر اتفاقیہ ہے کہ انہوں نے برہمنوں کی مذہبی آزادی کے لئے قدم اٹھایا۔ اگر برہمنوں کی طرح اس وقت کے مسلمان بھی وقت کی کوتاہ نظری اور تعصب کے شکار ہوئے ہوتے تو گورو جی کا ہاتھ ان کی طرف ہوتا۔

گورو جی کے بہت سے ایسے بھی دوست تھے جو مسلمان تھے جب گورو جی شہنشاہ سے ملنے کے لئے دہلی کی طرف سفر کر رہے تھے، وہ راستے راستے میں ان کے ہاں قیام کرتے گئے۔ ان میں سے ایک کا نام نواب سیف الدین تھا، جس نے سیف آباد (روپٹ پنجاب) بسایا ہے۔ گورو جی نے اس کے گھر میں ایک ماہ قیام کیا۔ اسی دوران میں جب اورنگ زیب کے سپاہیوں نے

اُسے گورو جی کے بارے میں پُوچھ تاچھ کی تو اُس نے جواب دیا کہ اِس بارے میں کچھ خبر نہیں۔ اُس کے یہاں قیام کے دوران میں گورو جی نے اس کے مکان کے دروازہ کے متصل والی مسجد کو دیکھ کر کہا ؎

"یہ خانۂ خدا اِسقدر خُوبصورت اور دیدہ زیب ہے
جسقدر اس کی تعمیر کرنے والا بندۂ خدا"

چار سال کی سیاحت کرنے کے بعد گورو جی جس باغ میں پہلی بار اپنے بیٹے گورو گوبند سے ملے وہ بھی تو ایک مُسلمان نوّاب کا ہی تھا۔

مُسلمان دوستی کی دوسری مثال میں یہ اَمرِ واقع بھی پیش کیا جاسکتا ہے کہ سلہٹ (جو کہ اب بنگلہ دیش کا ایک حصہ ہے) میں اورنگ زیب کے بیٹے ہوئے کئی صوفی مشرب بزرگ گورو جی کی تعلیمات سے متاثر ہوگئے کیونکہ اُن کی تعلیمات ربّانی تھیں۔ انہوں نے گورو جی کے اسلوب کی سراہنا کی، کیونکہ وہ اسلام سے مُطابقت رکھتا تھا۔

ان حقائق کے آئینہ میں یہ کہنا کہ گورو جی مُسلمانوں کے خلاف تھے سراسر ایک غلط فہمی ہے۔ اُن کا قدم واقعی شہنشاہِ وقت کی کوتاہ نظری کے خلاف اُٹھا۔ انہوں نے اگر مُلاؤں کے مذہبی جنون پر انگلی اُٹھائی، تو اُس کے دوش بدوش برہمنوں کے تعصّب کی بھی نکتہ چینی کی۔ انہوں نے بیچ بیچ اُن کے خلاف ہاتھ اُٹھایا جو سمجھتے تھے کہ ہندو کافر ہیں، لیکن انہوں نے

ان کو بھی نہیں چھوڑا جو کہتے تھے کہ مسلمان ملیچھ ہیں ۔ ان کی نظر میں انسانیت کو دینداری اور بے دینی میں تقسیم کرنا حماقت کے مترادف ہے ۔ وہ فقیر شیخ فریدؔ کے مسلک کے مطابق اس بات کے قائل تھے کہ تمام انسان ہیرے ہیں ۔ مقدس رگھوید کا بھی یہی فرمان ہے ۔ کہ خدا کے سب نام اور روپ قابل تعظیم ہیں ۔ اللہ ، ایشور ، اور واھگورو ایک ہی ہمہ گیر قادر مطلق پرماتما کے مختلف نام ہیں ۔

گورو جی نے اپنی روش پر چلنے میں کبھی بھی پس و پیش نہیں کیا ۔ اورنگ زیب نے ان پر طمع کے ڈورے ڈال دئے ، جس پر گورو جی نے اس پر واضح کیا کہ کوئی سا عقیدہ یا دین جو پایا اور اس کے متوقع آرام کی خاطر یا خوف وہراس کے دوران تسلیم کیا جائے ، وہ روحانی قدروں سے محروم ہوتا ہے ۔ ان حالات میں انہوں نے شہادت کو زندگی پر ترجیح دی ۔ ان کے آخری الفاظ تھے " تم کرو جو تم نے کرنا ہے میں بھی اپنے فرائض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ۔ مجھے اپنا ایمان تمہارے اورنگ زیب کی ایک سلطنت جیسی سینکڑوں سلطنتوں سے زیادہ عزیز ہے ۔

ان کی شہادت پر ان کے فرزند گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بچتر ناٹک میں کہا ہے ؎

" انہوں نے اپنے ایمان کی خاطر اپنی عظیم قربانی دی ۔"

انہوں نے اپنا سر دیا، مگر زبان سے اُف نہ کی۔ گورو تیغ بہادر جی کا فرمان ہے کہ زندگی بے ثبات ہے۔ اسی طرح جوانی اور دنیاوی مایا ہے۔ صرف اچھے اور نیک اعمال باقی رہیں گے۔

گورو تیغ بہادر جی کی شہادت وہ رنگ لائی جس سے اُن جانبازوں کی ڈھارس بندی جو ناانصافی اور ظلم کے خلاف لڑتے ہیں۔ وہی لوگ اخیر میں فاتح ہے لیکن گورو جی کی قربانی اپنی عظمت میں لافانی بنی۔ اسی کارن ایک تحریک اُبھر آئی، جس نے اُن قوتوں میں وسعت پیدا کی جس سے ناانصافی اور تشدد کے پاؤں لڑکھڑائے اور آخر اُن کو فتح نصیب ہوئی۔

جب کسی محدود عقیدہ، مذہب یا سیاسی انقلاب میں انسانیت کو پیسا جاتا ہے یا اُسے اذیت پہنچا کر دبایا جاتا ہے اور تباہ کیا جاتا ہے، یا جسمانی کوفت پہنچا کر ایک جماعت کو نیست و نابود کیا جاتا ہے۔ اس نازک آزمائش میں تمام تر طاقتیں رو بہ عمل لانا اور ذاتی قربانی کا جذبہ موجزن کرنا ایک سکھ کے فرائض میں شامل ہے۔ اس سے حق اور صداقت کی رکھشا ہوتی ہے۔

سلوک مہلہ نواں

یہ گلدستۂ سلوک اُن باسعادت عقیدتمندوں کے لئے مرتّب کیا گیا ہے

۱۔ جو اصُول پر قایم رہنا چاہتے ہیں۔ اصُول پر جیتے ہیں اور مرتے ہیں

۲۔ جو ظلم و ستم کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں اور عدل و انصاف پھیلاتے ہیں

۳۔ جو مظلوم کو ظالم کے پنجۂ اِستبداد سے آزاد کرنے کی جُستجو کرتے ہیں

۴۔ جو نہ تو کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ کسی کو خوف زدہ کرتے ہیں۔

۵۔ جو اپنی ذاتی قُربانی سے آزادی کی شمع روشن کرتے ہیں۔

۶۔ جو خُدا کے نام کا سمرن (وِرد) کر کے قُربِ الٰہی پاتے ہیں۔

۷۔ جو خدا کو ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین رکھتے ہیں اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اُس کے بغیر کائینات کی ہر چیز کو مخلوق اور فانی سمجھتے ہیں

۸۔ جو کام (شہوت .. Sexual love or passion)

کرودھ (غصّہ ... Anger, wrath, fury)

لوبھ (لالچ .... Coveretousness)

موہ (... Attachment, worldly love)

اہنکار (... Pride, vanity, egotism)

جیسی بُری خصلتوں پر غالب آجاتے ہیں اور ان سے دُور رہتے ہیں۔

فاضل کاشمیری

ਗੁਨ ਗੋਬਿੰਦ ਗਾਇਓ ਨਹੀ ਜਨਮੁ ਅਕਾਰਥ ਕੀਨ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਭਜੁ ਮਨਾ ਜਿਹ ਬਿਧਿ ਜਲ ਕੌ ਮੀਨ

191

گُن گوبنْد گایُو نہیں جنم اکارتھ کین
کہُ نانک ہر بھج منا جینہہ بدھ جل کو مین

جس انسان نے خدا کی حمد نہ کی۔ اُس نے اپنی زندگی خود بینی میں ضایع کی۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے میرے دل! تو اُس کی یاد میں اپنی زندگی اِس طرح گذار دے جس طرح ایک مچھلی پانی میں۔

جس انسان کی زندگی خدا کی یاد سے غافل ہے، اُس کا جیون بیہودہ اور اکارت ہے۔ اِس کے برعکس جو انسان خدا کا نام ورد کرتا ہے یعنی نامِ حق سمرتا ہے وہ اس محیط بیکراں (خدا) میں سما جاتا ہے، اور تسکینِ قلب کے ساتھ سُکھ میں اپنی عمر اِس طرح بسر کرتا ہے جس طرح ایک مچھلی اتھاہ سمندر میں۔ راگ جیتسری کی وار کی ۱۲ ویں پوڑی میں سری گورو ارجن دیو صاحب (Sri Guru Arjan Dev) ارشاد فرماتے ہیں ۔

جوں مچھلی بن پانئے کیوں جیون پاوے
بوند وہونا چاتر کو کیوں کر ترپتا وے

جپ آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ

ਬਿਖਿਅਨ ਸਿਉ ਕਾਹੇ ਰਚਿਓ ਨਿਮਖ ਨ ਹੋਹਿ ਉਦਾਸ

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਭਜੁ ਹਰਿ ਮਨਾ ਪਰੈ ਨ ਜਮ ਕੀ ਫਾਸ ।੨।

بکھیئن سیئوں کاہے رچیو نمکھ نہ ہوئے اُداس

کہُہ نانک بھج ہر منا پرے نہ جم کی پھاس

تو کیوں دُنیا کے ناپایدار عیشوں کے زہر اور پاپ کی لذّتوں کی طرف مائل ہے۔ اور اُن سے ایک لمحہ بھی باز نہیں آتے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ تو خُدا کی یاد میں منہمک ہو جا۔ تو موت کے پھندے میں نہیں پھنس جاؤ گے

عیاشی اور نفسانی خواہشات میں ڈوبی ہوئی زندگی انسان کے ضمیر کو زہر آلودہ بنا دیتی ہے۔ یہ انسان کو پاپ اور دُکھ کی طرف لے جاتی ہے اور اسے تباہ کرتی ہے۔ مگر یادِ الٰہی کرنے والے کو قربِ الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں اور اسے ابدی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ راگ دھناسری میں سری گورو ارجن دیو جی مہاراج (Sri Guru Arjan Deo Ji) فرماتے ہیں ۔ بکھیا مہہ کنہی ترپت نہ پائی۔ جیوں پاوکہ ایندھن درا پے بن ہر کہاں اگھائی

ترجمہ:- دُنیاوی لذات سے ہوس اس طرح تیز ہو جاتی ہے جسطرح ایندھن سے آگ

کیو سچیارا ہوئیے کیو کوڑے تٹے پال حکم رجائی چلنا نانک

ਤਰਨਾਪੋ ਇਉ ਹੀ ਗਇਓ ਲੀਓ ਜਰਾ ਤਨੁ ਜੀਤਿ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਭਜ ਹਰਿ ਮਨਾ ਅਉਧ ਜਾਤੁ ਹੈ ਬੀਤਿ ।੩।

ترناپو یوں ہی گیئو لیئو جرا تن جیت
کہہ نانک بھج ہر منا اودھ جات ہے بیت

توُنے جوانی کا وقت ضایع کیا۔ اب تمہارے قالب فانی کو بڈھاپے نے گھیر لیا ہے۔ نانک کہتے ہیں کہ اے دل تو اب خدا کی طرف رجوع کر۔ کیونکہ تمہاری عمر تیزی سے گذر رہی ہے۔

بُڈھاپا آیا تو کیا ہوا۔ اس عہد کے صحیح العقل سال زیادہ احتیاط سے بسر کرنے چاہیں۔ سری گورو رام داس جی (Sri Guru Ram Das Ji) سری راگ میں فرماتے ہیں۔ دنس چڑھے پھر آتھوے رین سبائی جائے
آو گھٹے نر نا بجھے نت مُوسا لاج ٹکائے

ترجمہ:۔ دن چڑھ کر غروب ہو جاتا ہے۔ رات آکر گزر جاتی ہے۔ اسی طرح عمر بھی گھٹتی رہتی ہے۔ آدمی ناسمجھ ہے، سوچتا نہیں کہ وقت کا چوہا عمر کی رسی کو کاٹتا رہتا ہے۔ عمر کا جو وقت نام جپنے میں گزر جائے وہی غنیمت ہے۔

حکمی اندر سبھ کو باہر حکم نہ کوئے نانک حکمے جے بجھے تہ ہومے

ਬਿਰਧ ਭਇਓ ਸੂਝੈ ਨਹੀ ਕਾਲੁ ਪਹੂਚਿਓ ਆਨਿ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਨਰ ਬਾਵਰੇ ਕਿਉ ਨ ਭਜੈ ਭਗਵਾਨੁ
/੪੧/

برِدھ بھئیو سُوجھے نہیں کال پہُوچیو آن
کہُہ نانک نر باورے کیُوں نہ بھجے بھگوان

تُم پر بُڈھاپا چھا گیا ہے۔ مگر تمہیں اب بھی انجام کی فکر نہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے بداندیش تجھے یادِ خدا میں محو رہنا چاہیے۔

بُڈھاپے میں بھی فہم و فراست کی دُنیا میں قدم رکھا جا سکتا ہے۔ سری گورو امرداس جی کا فرمان ہے ۔

گورمُکھ بُڈھے کدے ناہیں جنا انتر سُرت گیان
سدا سدا ہر گُن رویہہ انتر سہج دھیان

ترجمہ:۔ گورو جی کی ہدایت پر چلنے والا (گورمُکھ) کبھی ضعیف نہیں ہوتا ہے جس انسان کی رُوح خدا کے ساتھ پیوست ہے، وہ ہمیشہ یاد میں تسکین پاتا ہے۔

ਧਨੁ ਦਾਰਾ ਸੰਪਤਿ ਸਗਲ ਜਿਨਿ ਅਪੁਨੀ ਕਰਿ ਮਾਨਿ
ਇਨ ਮੈ ਕਛੁ ਸੰਗੀ ਨਹੀ ਨਾਨਕ ਸਾਚੀ ਜਾਨਿ ॥੫॥

دھن دارا سنپت سگل جن اپنی کر مان
اِن میں کچھ سنگی نہیں نانک ساچی جان

دھن۔ بیوی اور مال و متاع جنہیں تو اپنا سمجھ بیٹھا ہے۔ مرنیکے وقت تک تمہارے ساتھ رہینگے۔ مرنیکے بعد یہ سب تم سے جدا ہونگے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اسے حقیقت جان لے۔

سری گورو جی راگ سورٹھ میں فرماتے ہیں ؎

دارا میت پوت سنبندی سگرے دھن سیوں لاگے
جب ہی نردھن دیکھیو نر کو سنگ چھاڈ سبھ بھاگے

ترجمہ:۔ عورت، دوست، بیٹے، اور رشتہ دار تمہاری دولت کے شیدائی ہیں۔ پر سب جب تمہیں مفلس پاتے ہیں، آنکھ چرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ اسی مفہوم کو کشمیر کے حضرت شیخ العالمؒ یوں بیان کرتے ہیں۔

آدنہ رچھیم کورتہ گبر خدمتھ کرنم گالئے۔ تمہ نے گاموتلرتہ ہمبر جگرس کرس ہمہ ۔

نانک وکسے وفے پرواہ ۔۳۔ ستسر سا چا صاحب ساچ نائے

ਪਤਿਤ ਉਧਾਰਨ ਭੈ ਹਰਨ ਹਰਿ ਅਨਾਥ ਕੇ ਨਾਥ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਤਿਹ ਜਾਨੀਐ ਸਦਾ ਬਸਤੁ ਤੁਮ ਸਾਥ

۔/٤۱

پتِت اُدھارَن بھے ہَرَن ہَر اَناتھ کے ناتھ
کَہُہ نانک تِنیہہ جانیئے سَدا بَسَت تُم ساتھ

خُدا گرے ہوئے کی دستگیری کرتا ہے۔ اس کے خوف و ہراس کو رَفع کرتا ہے۔ وہی بیکس و بینوا کا چارہ ساز ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ خدا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔

خُدا اپنی مخلوقات پر شفقت سے دیکھتا ہے۔ اِنسان کبھی زمانہ کی کجروِی کا شکار ہو کر گِر جاتا ہے۔ اس کو خدا اپنے ہی دستِ قدرت سے تھام لیتا ہے۔ اُس کی محبّت اور یاد میں اِنسان ہمّت اور شکتی پاتا ہے۔ صرف خُدا اِنسان سے دُور نہیں۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (القرآن)

ترجمہ:- بلیشک مَیں اِنسان کو اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

آوے کیڑا اندری موکھ دا آدن نانک اوہے جانئے سبھ آپے سچیار

ਤਨੁ ਧਨੁ ਜਿਹ ਤੋਕਉ ਦੀਓ ਤਾ ਸਿਉ ਨੇਹੁ ਨ ਕੀਨ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਨਰ ਬਾਵਰੇ ਅਬ ਕਿਉ ਡੋਲਤ ਦੀਨ
।੭।

تَن دھَن جینہہ توکو دیو تا سیوں نیہہ نہ کین

کہہ نانک نر باورے اب کیوں ڈولت دین

اے انسان! خُدا نے تمہیں جسم اور دولت دی تھی۔ افسوس کہ تم نے اس کے عوض میں عبادتِ خدا نہ کی۔ اب اگر تم دھن وغیرہ سے محروم ہو گئے۔ تم پریشان کیوں ہو۔

اے انسان خدا نے تجھے انگنت چیزیں عطا کی ہیں، مگر جب بھی تم نے اسے بھول دیا ہے۔ یہ ایک قانونِ قدرت ہے کہ مادی چیزیں کافور ہو جاتی ہیں۔ اب اگر یہ چیزیں تم سے رخصت ہو گئیں تو تم کیوں گھبراتے ہو۔ خدا کی عبادت کر اور اسی کا نام سمر۔ اس سے تمہارے مَن کو تسکین حاصل ہوگا۔ کیونکہ خدا ہی تمکین کا سرچشمہ ہے۔

Where there is no path of God, no refreshing waters of grace, but rather a drought which turns it into wasteland

(St. Francis de Sales)

ਤਨੁ ਧਨੁ ਸੰਪੈ ਸੁਖ ਦੀਓ ਅਰੁ ਜਿਹ ਨੀਕੇ ਧਾਮ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨੁ ਰੇ ਮਨਾ ਸਿਮਰਤ ਕਾਹਿ ਨ ਰਾਮ

تن دھن سنپے سکھ دیو ارجینہہ نیکے دھام
کہہ نانک سن رے منا سمرت کاہے نہ رام

خدا نے تمہیں جسم اور دولت سے نوازا۔ عمدہ مکان اور مادی چیزیں عطا کیں۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ سن! تم یہ سب چیزیں دینے والے رب کو یاد کیوں نہیں کرتے۔

خدا نے انسان کو ایک نادر جسم، آرام دہ مکان اور دیگر مادی ضروریات زندگی سے سرفراز کیا۔ مگر وہ پھر بھی مزید مادی عیاشیوں کی پیہم تلاش میں پریشان ہے۔ سری گورو ارجن دیو جی شری سکھمنی صاحب کی چھٹی اسٹپڈی میں فرماتے ہیں ۔

جہہ پرساد چھتی امرت کھاہیں
تس ٹھاکر کو رکھہ من ماہیں

ترجمہ:۔ جس خدا کے کرم نے تم کو لذیذ نعمتیں بخشی ہیں۔ اس کی یاد ہمیشہ کر۔

੧

ਸਭ ਸੁਖ ਦਾਤਾ ਰਾਮੁ ਹੈ ਦੂਸਰ ਨਾਹਿ ਨ ਕੋਇ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਤਿਹ ਸਿਮਰਤ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥੪੧॥

سبھ سُکھ داتا رام ہے دُوسر ناہن کوئے
کہُہ نانک سُن رے منا تیہہ سمرت گت ہوئے

خدا سکھ، آرام اور شانتی کا خزانہ ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے دل! سُن لے! تم اس کے نام کا وِرد کرنے سے ہی نجات یعنی مکتی حاصل کر سکتے ہو۔

گورو ارجن دیو جی مہاراج کا فرمان ہے :۔

تمام خوشیاں خدا کی حمد کرنے اور اُس کے کرم کا طلبگار رہنے سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ حقیقی خوشی روحانی قدروں کا نتیجہ ہے۔ اس کے حصول کے لئے کامل استغراق ایک ذریعہ ہے۔ جس سے نجات ملتی ہے

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (القرآن)

The liberation can be gained through meditation.
(Dr. Trilochan Singh)

ਜਿਹ ਸਿਮਰਤ ਗਤਿ ਪਾਈਐ ਤਿਹ ਭਜੁ ਰੇ ਤੈ ਮੀਤ

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਅਉਧ ਘਟਤ ਹੈ ਨੀਤ ।੧੦।

جیہہ سمرت گت پائیے تیہہ بھج رے تیہہ میت

کہہ نانک سن رے منا اودھ گھٹت ہے نیت

اے میرے دوست تم ہر حال میں اپنے پربھ کو یاد کر اس کی یاد سے نجات (مکتی) حاصل ہوتی ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ عمر کی گھڑیاں گزرتی جاتی ہیں۔

اس شلوک کی وضاحت کرتے ہوئے مارکس اوری لیس لکھتے ہیں

The great river of Being flows on without a pause.
(Marcus Aurelius)

دوسرے شبدوں شاعر نے کہا ہے ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

مگر دانشمند انسان یاد اللہ کرنے سے اپنے پربھ کا وصال حاصل کرتے ہیں۔

॥ ਪਾਂਚ ਤਤਕੋ ਤਨੁ ਰਚਿਓ ਜਾਨਹੁ ਚਤੁਰ ਸੁਜਾਨ
ਜਿਹ ਤੇ ਉਪਜਿਓ ਨਾਨਕਾ ਲੀਨ ਤਾਹਿ ਮੈ ਮਾਨ ॥੧੧॥

پانچ تت کو تن رچیو جانہو چتر سُجان
جینہہ تے اپجیو نانکا لین تاہیں مینہہ مان

انسانی جسم پانچ عناصر کا مرکب ہے۔ اے دانشور انسان تو جان لے کہ یہ عناصر مرنے کے بعد پھر اپنے اپنے اجزا کے ساتھ مل جائیں گے۔

سنت لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ انسان کا جسم آب و آتش باد و خاک اور آکاس کا مرکب ہے۔ اس میں جو روح ہے وہ اس ابدی سرچشمۂ حیات کی ایک جھلک ہے۔ انسان کا وجود ایک کارگاہ نہیں جسمیں آتما مستقل طور محدود ہے۔ یہ خدا کے نمود کا ایک نمایاں اظہار اور ھو الباقی کا ایک شاہکار ہے۔

"The soul will blend with eternal Light, From which it took its birth and life.

Dr. Trilochan Singh

نانک بھگتاں سدا وگاس سنئے دکھ پاپ کا ناس

ਘਟਿ ਘਟਿ ਮੈ ਹਰਿ ਜੂ ਬਸੈ ਸੰਤਨ ਕਹਿਓ ਪੁਕਾਰਿ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਤਿਹ ਭਜੁ ਮਨਾ ਭਉਨਿਧਿ ਉਤਰਹਿ ਪਾਰਿ /੧੨/

گھٹ گھٹ میںہہ ہر جُو بسے سنتن کہیو پکار
کہہ نانک تیہہ بھج منا بھؤ ندھ اُترہہ پار

خُدا ہر ایک اِنسان کے دِل میں بسا ہُوا ہے ۔ یہ حقیقت
تمام اولیاء اللہ اور سنتوں نے آشکارا کی ہے ۔ نانک کہتے ہیں
کہ اسی پر مرکوز ہو کر خوف و خطر کے سمندر کو پار کر ۔

تمام خدا شناس سادھ اس امرِ حقیقت پر متفق الرائے
ہیں کہ خدا کا ظہور تشبیہات میں جلوہ گر ہے ۔ وہی ایک
مخزنِ انوار ہے جس کی پہچان تکمیلِ حیات سے ہوتی ہے ۔
آتما جب اسی کی ہدایت سے مراقبہ کرنے لگتی ہے تو
اِنسان بغیر کسل کے زندگی کے طلاطم خیز قلزم کے پار ہو جاتا ہے

"The Spirit of God pervades everything, Meditate on Him," Says Nanak

(Dr. Trilochan Singh)

ਸੁਖ ਦੁਖ ਜਿਹ ਪਰਸੈ ਨਹੀ ਲੋਭ ਮੋਹ ਅਭਿਮਾਨੁ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਸੋ ਮੂਰਤ ਭਗਵਾਨ
/੧੩/

سُکھ دُکھ جیہہ پرسے نہیں لوبھ موہ ابھمان
کہہ نانک سُن رے منا سو مورت بھگوان

جو شخص سکھ یا دکھ سے متاثر نہیں ہوتا ہے اور طمع، دنیاوی لگاؤ اور غرور کا شکار نہیں ہوتا۔ نانک کہتے ہیں اے میرے مَن! ایسا ہی شخص صورت بھگوان ہے۔

جو انسان اپنی خواہشات پر قابو پائے، خود بینی ترک کرے اور جسمانی دکھ سکھ کی اذیتوں اور فرحتوں سے بے نیاز رہے نیز اس کے وجود کو ایک ہمہ گیر توازن حاصل ہو۔ وہی خدا کے جلال کا آئینہ دار ہے۔

Blessed are the true at heart for they shall see God. (CHRIST)

ترجمہ:- وہی لوگ خدا کے دیدار سے مشرف ہونگے جو دل کے سچے اور خلوص والے ہیں

سنئے اندھے پاوہ راہ ۔ سنئے ہاتھ ہووے اسگاہ

ਉਸਤਤਿ ਨਿੰਦਿਆ ਨਾਹਿ ਜਿਹਿ ਕੰਚਨ ਲੋਹ ਸਮਾਨਿ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨਿ ਰੇ ਮਨਾ ਮੁਕਤਿ ਤਾਹਿ ਤੈ ਜਾਨ
1981

اُستت نِندیا ناہِہ جِنہہ کنچن لوہ سمان
کہُہ نانک سُن رے منا مُکت تاہِ تے جان

جو شخص تعریف کے کلمات اور ہتک آمیز الفاظ دونوں سے بے نیاز ہے۔ سونے اور لوہے کو ایک جیسی چیز خیال کرتا ہے نانک کہتے ہیں۔ کہ ایسے ہی آدمی کو نجات یافتہ (مُکتا) خیال کر۔

جب ایک انسان تکمیلِ حیات کی نعمتوں سے سرفراز ہوتا ہے وہ آفرین اور ہتک کے کلمات سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔ اس منزل پر اُسے سونا اور لوہا ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ مادی چیزوں کو روحانی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ وہی مُکتا ہے۔

One who is not perturbed by joy or sorrow and considers gold and iron the same is a liberated one. *(S. Ranbir Singh)*

یعنی حقیقت میں وہی شخص مُکتا ہے جس کے دل میں خدا نے اپنے جلال کا ملہ کا وجدان ڈالا ہے۔

ایسا نام نرنجن ہوئے جے کو من جانے من کوئے ۔۱۲۔ منے سرت ہووے من بدھ منے سگل بھون کی سدھ منے مونہہ چوٹاں نا کھائے منے جم کے ساتھ نہ جائے

17 ਜਿਹਿ ਬਿਖਿਆ ਸਗਲੀ ਤਜੀ ਲੀਓ ਭੇਖ ਬੈਰਾਗ

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਤਿਹ ਨਰ ਮਾਥੈ ਭਾਗਿ

1971

جینھہ بِکھیا سَگلی تجی لیئو بھیکھ بیراگ

کہُہ نانک سُن رے مَنا تینھہ نر ماتھے بھاگ

جس انسان نے دُنیا دی لذّات کو ترک کیا - اور نفسانی عیاشیوں کے تقاضوں سے دُور رہا - نانک کہتے ہیں - کہ ایسے ہی انسان کی پیشانی پر اقبال مندی کا نُور چمکتا ہے ۔

اِس شلوک میں سری گورو تیغ بہادر جی اِنسان کو ترکِ لذّات کا درس دیتے ہیں نہ کہ تارک الدّنیا ہونے کا - اس عالم کو وہ "لیئو بھیکھ بیراگ" کہتے ہیں - اِس میں انسان کو ضبطِ نفس اور آتما کی شکتی کی نعمت حاصل ہوتی ہے جس کے طفیل اس کا چہرہ تقدیر کی بلندیوں سے دَمک اُٹھتا ہے ۔

The beauty and power of his soul is reflected in his face. (*Dr. T. Singh*)

ਜਿਹ ਮਾਇਆ ਮਮਤਾ ਤਜੀ ਸਭ ਤੇ ਭਇਓ ਉਦਾਸ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਤਿਹ ਘਟਿ ਬ੍ਰਹਮ ਨਿਵਾਸੁ
।੧੯।

جینہہ مایا ممتا تجی سبھ تے بھیئو اُداس
کہہ نانک سُن رے منا تینہہ گھٹ برہم نواس

جس انسان نے اپنے نفس کو دُنیا وی مایا کی بندشوں سے چھُڑایا۔ خود بینی اور لالچ کی گرفت سے بچ گیا۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے دل! اُس میں خود خُدا نے گھر کر لیا۔

لالچی انسان ادنیٰ سی مُسرتوں کے طلبگار ہوتے ہیں۔ ان کی تنگ نظری انہیں قُربِ الٰہی کی شاہراہ سے دُور لے جاتی ہے ہمیں دُنیا کی ڈگر پر چل کر اس کے تقاضوں کو پُورا کرنا چاہیے مگر اس سے ملحقہ تاریک گلیوں میں پھرنے سے احتراز کرنا چاہیے

We should accept the challenge of the dark forces taking care not to be carried away by them. (Dr. T. Singh)

سبھنا لکھیا وُڑی کلم اِتھہ لیکھا لکھ جانے کوئے لیکھا

ਜਿਹਿ ਪ੍ਰਾਨੀ ਹਉਮੈ ਤਜੀ ਕਰਤਾ ਰਾਮੁ ਪਛਾਨਿ

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਵਹੁ ਮੁਕਤਿ ਨਰੁ ਇਹ ਮਨ ਸਾਚੀ ਮਾਨੁ

۱۹۴۱

جینھہ پرانی ہوئے تجی کرتا رام پچھان

کہہ نانک وہ مکت نرا یہہ من ساچی مان

جس اِنسان نے جذبۂ خودبینی ترک کیا۔ اور خُداکی قُدرت پرایمان لایا۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے دِل! سُن اور حقیقت جان کہ وہ اِنسان نجات کی منزِل پر پہنچا۔

اِنسان جو کچھ کرتا ہے اُس کے پیچھے ایک اَن دیکھی شکتی کارفرما ہوتی ہے۔ اس کو پہچاننے کے لیئے اپنے مَن کو ٹٹولنا پڑتا ہے اور غرور کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ جس شخص پر اس شکتی کی حقیقت روشن ہوئی وہی جیون کے قیدوبند سے ابدی نجات پاگیا۔

مَن عَرَفَ نَفسَہٗ فَقَد عَرَفَ رَبَّہٗ (الحدیث)

ترجمہ:۔ جِس انسان نے اپنے نفس کو پہچانا۔ اُسی نے اُس ابدی ذاتِ باری کو پہچانا جِس کا نام رب ہے۔

ਭੈ ਨਾਸਨ ਦੁਰਮਤਿ ਹਰਨ ਕਲਿ ਮੈ ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮ ॥
ਨਿਸ ਦਿਨਿ ਜੋ ਨਾਨਕ ਭਜੈ ਸਫਲ ਹੋਹਿ ਤਿਹ ਕਾਮ ॥20॥

بھے ناسن دُرمت ہرن کل میں ہر کو نام
نِس دِن جو نانک بھجے سپھل ہوہے تِہہ کام

اِس دُنیا میں جس اِنسان نے نامِ حق کو تمام خدشہ ہٹانیوالا اور تمام بُرائیوں کا ستیاناس کرنیوالا تسلیم کیا پھر دِن رات اِس پر مراقبہ کیا۔ اُس کی زندگی کا مُدعا پورا ہُوا۔

اِس تاریک اور مایوسی کی دنیا میں انسان خوف اور پاپ سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اسے صرف نام اللہ ہی تاریک نا امیدی میں آس کی روشنی دکھاتا ہے۔ اسی نام کو ورد کرنے سے اس کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے جس سے وہ اپنی درخشاں منزل کی نشاندہی کرتا ہے

Those who live day and night in the rememberance of God bask in the sunshine of His wisdom

(Dr. Trilochan Singh)

ز ویچار۔ اسنکھ ستی اسنکھ داتار۔ اسنکھ سور موہ بھکھ سار

21 ਜਿਹਬਾ ਗੁਨ ਗੋਬਿੰਦ ਭਜਹੁ ਕਰਨ ਸੁਨਹੁ ਹਰਿਨਾਮ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਪਰਹਿ ਨ ਜਮ ਕੈ ਧਾਮ
।29।

جیہبا گُن گوبند بھجہو کرن سُنہو ہرنام
کہُہ نانک سُن رے منا پرے نہ جم کے دھام

تو اپنی زبان سے خُدا کی حمد گا۔ اور اپنے کانوں سے اُس کا اسمِ اعظم سُن۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے مَن! سُن لے! یہ کرنے سے تم موت کے جال میں نہیں پھنس جاؤ گے۔

مراقبہ کرنے اور خُدا کی حمد گانے اور سُننے سے ہمارے خواص ذاتِ باری کی عظمت میں مرکوز ہو جاتے ہیں۔ زبان سے نکلا ہُوا ہر شبد خدا کی شان کی عکاسی کرتا ہے اور کان اُس کی اَبدی موسیقی سے حظ اُٹھاتے ہیں۔ جس سے ضمیر کو صیقل ہوتی ہے۔ اس سے تاریک موت ہلاکت کے بجائے حیاتِ جاودانی کا روشن اُفق پیش کر لیتا ہے۔

In profound meditation the tongues glorifies Him and all speech becomes the song of His love.

ਜੋ ਪ੍ਰਾਨੀ ਮਮਤਾ ਤਜੈ ਲੋਭ ਮੋਹ ਅਹੰਕਾਰ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਆਪਨ ਤਰੈ ਅਉਰਨ ਲੇਤ ਉਧਾਰ
।੨੨।

جو پرانی ممتا تجے لوبھ موہ اہنکار
کہہ نانک آپن ترے اورن لیت اُدھار

جس انسان نے خودی (میں - مجھے اور میرا) کو چھوڑ دیا۔ اور مادی چیزوں سے وابستگی ترک کی۔ اسی نے سنسار کے سمندر کو عبور کیا۔ اور دوسروں کا بیڑا پار لگایا۔

طمع، غرور اور نفس پرستی سے انسان کے تصور کو حد بندی اور اس کی اخلاقی قوئی کو کمزوری آجاتی ہے۔ اگر وہ ان سے دور رہے تو وہ زمان و مکان کی رکاوٹوں سے بالاتر ہو کر زندگی کے سمندر کو عبور کریگا۔ اور دوسروں کو بھی پار لگائے گا۔

یہی حقیقی زندگی کی کامیابی کی دلیل ہے۔ دوسرے لفظوں میں

Greed, pride and selfishness blind vision and weakens his moral health. (Dr. T. Singh)

ਜਿਉ ਸੁਪਨਾ ਅਰੁ ਪੇਖਨਾ ਐਸੇ ਜਗ ਕਉ ਜਾਨਿ
ਇਨ ਮੈ ਕਛੁ ਸਾਚੋ ਨਹੀ ਨਾਨਕ ਬਿਨੁ ਭਗਵਾਨ

।੨੩।

جیوُں سُپنا اُر پیکھنا ایسے جگ کو جان
اِن میں کچھ ساچو نہیں نانک بِن بھگوان

یہ دُنیا دراصل ایک مُبہم خواب سا ہے۔ اِسے ایسا ہی خیال کر۔ اے نانک اِس میں خُدا کے سوا کسی چیز کو ثبات نہیں۔ دُنیا کی ہر شے فنا ہونے والی ہے۔

اس شلوک میں دو پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔
ایک دُنیا کی ناپایداری پر اور دوسرے خدا کے لافانی ہونے پر۔
قرآن مجید میں اِس حقیقت کو اِن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ۔

کُلُّ شَیءٍ هَالِكٌ اِلّا وَجْهَهٗ (القرآن)

ترجمہ:- دُنیا کی ہر ایک شے فنا ہونے والی ہے۔ صرف خدا کی ذات ہمیشہ قایم ہے۔
جو شخص اِن حقایق کو سمجھتا ہے وہ یا تو ایک سنت ہے، یا ایک خدا رسیدہ گیانی۔

ਨਿਸਿ ਦਿਨਿ ਮਾਇਆ ਕਾਰਨੇ ਪ੍ਰਾਨੀ ਡੋਲਤ ਨੀਤ
ਕੋਟਨ ਮੈ ਨਾਨਕ ਕੋਊ ਨਾਰਾਇਨਿ ਜਿਹ ਚੀਤਿ
।੨੪।

نِش دِنْ مایا کارنے پُرانی ڈولت نیت
کوٹن میں نانک کوُاو نارایَن جِنْہہ چیت

اِنسان دُنیا میں مادی چیزوں کے حصُول میں دِن رات
کوشاں رہتا ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کروڑوں
میں کوئی ایک ایسا بھی ہوگا۔ جو خُدا کی یاد میں مُستغرق ہوگا۔

اِس شلوک میں ایک حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کہ عام طور
مراقبہ کرنے والے کی ظاہری صُورت اور اُس کے رُوحانی مقام میں نابرابری
کا بھی امکان ہے یخرقہ پوش درویش دیکھنے والوں کو مغالطہ میں ڈال سکتا
ہے۔ اصلی سادھو یا سنت ملنا دشوار ہے۔ کروڑوں میں کہیں ایک
ہوتا ہے۔

Man wanders in wilderness day and night,
For the pleasures of material life,
One in a million, Says NANAK
Sincerely Contemplates the Lord in his heart.

(Dr. Trilochan Singh)

ਜੋ ਪ੍ਰਾਨੀ ਨਿਸਿ ਦਿਨਿ ਭਜੈ ਰੂਪ ਰਾਮ ਤਿਹ ਜਾਨੁ
ਹਰਿ ਜਨ ਹਰਿ ਅੰਤਰੁ ਨਹੀ ਨਾਨਕ ਸਾਚੀ ਮਾਨੁ
।੨੯।

جو پرانی نِس دِن بھجے رُوپ رام تیہہ جان
ہر جن ہر انتر نہیں نانک ساچی مان

جو انسان خدا کی یاد میں دن رات گذارتا ہے۔ سمجھو کہ وہ بھگوان کی نمایاں صورت ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ خدا اور ایسے خدا پرست انسان میں فرق نہیں یہ ایک حقیقت ہے۔

جو انسان خدا کی یاد میں منہمک رہتا ہے۔ خدا اُسے ایک لازوال روشنی سے منوّر کرتا ہے۔ پھر وہ اس کے ابدی نور کا چراغ بنتا ہے۔ لوگ اس کی روشنی سے جہالت کے تاریک ویرانے میں سیدھی راہ پاتے ہیں۔ وہ اگرچہ خدا نہیں تاہم خدا کا بھگت ضرور بنتا ہے۔

In his heart the Light of God shines in full glory. (Dr. Trilochan Singh)

ਮਨੁ ਮਾਇਆ ਮੈ ਫਧਿ ਰਹਿਓ ਬਿਸਰਿਓ ਗੋਬਿੰਦ ਨਾਮੁ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਬਿਨੁ ਹਰਿ ਭਜਨ ਜੀਵਨ ਕਉਨੇ ਕਾਮ
।੩੦।

مَن مایا مَیں پھدھ رہیو بسریو گوبند نام
کہُہ نانک بن ہر بھجن جیون کونے کام

انسان کا ذہن مایا کی پیچیدگیوں میں الجھ جاتا ہے
اس لئے عالمِ استغراق سے غافل رہتا ہے۔ نانک کہتے ہیں
کہ خدا کی یاد کئے بغیر انسانی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔

انسان کے وجود میں نفسانی خواہشات کے گرم شعلے بھڑکتے
ہیں۔ اس حالت میں اس کا من اضطراب کرتا ہے جس سے وہ اپنی
زندگی کو عذاب اور بیہودہ سمجھتا ہے۔ اگر وہ سچائی کا طلبگار ہو جائے
اپنے رب کو تمام سکھ کا خزانہ سمجھے اور اس کی طرف متوجہ ہو جائے
تو اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو گا۔

With knowledge and intuitional grasp of His Presence, life becomes meaningful.
(Dr Trilochan Singh)

انت نہ وکھن سنن نہ انت۔ انت نہ جاپے کیا من منت۔ انت نہ جاپے

ਪ੍ਰਾਨੀ ਰਾਮੁ ਨ ਚੇਤਈ ਮਦਿ ਮਾਇਆ ਕੈ ਅੰਧ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਭਜਨ ਬਿਨੁ ਪਰਤ ਤਾਹਿ ਜਮਫੰਧ
।੩੯।

پرانی رام نہ چیتئی مدمایا کے اندھ
کہہ نانک ہر بھجن بن پرت تاہ جم پھند

انسان مایا کے نشہ میں مست ہو کر خدا کی یاد سے منحرف ہو جاتا ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ جو لوگ مراقبہ نہیں کرتے ہیں وہ موت کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔

دولت سے مادی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن یہی طاقت انسان کو اخلاقی قدروں کی طرف اندھا بنا دیتی ہے۔ اس کے برعکس سچائی اور خدا شناسائی کی شاہراہوں پر چلنے کے لئے عبادت اور یاد خدا کرنا لازمی ہے۔ جو شخص اس سے انحراف کرتا ہے اور زندگی کی تاریک راہوں پر چلتا ہے۔ کہیں نہ کہیں موت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔

Beware of the ambition for wealth (Cicero)

اوچے ایں اوچا ناؤ ، اوڈ اوچا ہوئے کوئے ، تس اوچے کو جانے سوئے

ਸੁਖ ਮੈ ਬਹੁ ਸੰਗੀ ਭਏ ਦੁਖ ਮੈ ਸੰਗਿ ਨ ਕੋਇ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਭਜੁ ਮਨਾ ਅੰਤਿ ਸਹਾਈ ਹੋਇ
।੩੨।

سُکھ میں بوہ سنگی بھئے دُکھ میں سَنگ نہ کوئے
کہُہ نانک ہَر بھج مَنا اَنت سہائی ہوئے

آسُودہ حالی میں سب لوگ تمہارے سَنگی بنتے ہیں۔ لیکن مُصیبت کے وقت کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا ہے۔ تم خُدا کی طرف رجُوع کرو وہی ہر حال میں تمہارا یاور رہے۔

سچی دوستی خُدا کی بخشش سے ہی ملتی ہے۔ جب انسان امیر اور آسُودہ حال ہوتا ہے سب مفاد پرست لوگ اس کے مصاحب بن جاتے ہیں اور اسے خوشامد کرتے ہیں۔ لیکن تنگدستی کے عالم میں سب ہی غائب ہو جاتے ہیں ۔

بوقتِ تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد   صراحی چون شود خالی جدا پیمانہ میگردد

All friends shall taste,
The wages of their virtues, and all foes,
The cup of their deservings. (*Shakespeare*)

ਜਨਮ ਜਨਮ ਭ੍ਰਮਤ ਫਿਰਿਓ ਮਿਟਿਓ ਨ ਜਮ ਕੋ ਤ੍ਰਾਸੁ ॥
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਭਜੁ ਮਨਾ ਨਿਰਭੈ ਪਾਵਹਿ ਬਾਸੁ ॥੩੩॥

جنم جنم بھرمت پھریؤ مٹیؤ نہ جم کو تراس
کہہ نانک ہر بھج منا نربھے پاویں باس

آتما جنم جنم سے موت کے خوف سے دامن بچا نہ سکا۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے دل! سن! تو خدا کا نام ہر وقت ورد کر تاکہ تجھیں ایک ایسا مقام حاصل ہو جائے۔ جہاں خوف و ہراس کا نام نہ ہو۔

اس شلوک میں گوروجی انسان پہ واضح کرتے ہیں کہ یاد الٰہی کے بغیر انسان کئی جنم میں ملک الموت کے ڈر سے کانپتا رہتا ہے۔ کاش! اس نے نیک اعمال کئے ہوتے اور نام جپا ہوتا، اس کے دل میں کوئی خوف نہ ہوتا

سو ڈرے جو پاپ کماوندا۔ دھرمی وگسیت ۔ دھرم راگم

Sri Guru Ram Das Ji

ترجمہ۔ پاپ کرنے والا ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے اور نیک اعمال کرنے والا بے فکر رہتا ہے۔

Where death is, I am
And where I am, death is not.

ਜਤਨ ਬਹੁਤ ਮੈ ਕਰਿ ਰਹਿਓ ਮਿਟਿਓ ਨ ਮਨ ਕੋ ਮਾਨੁ
ਦੁਰਮਤਿ ਸਿਉ ਨਾਨਕ ਫਧਿਓ ਰਾਖਿ ਲੇਹੁ ਭਗਵਾਨ
।੩੪।

جتن بہت میں کر رہیو مٹیو نہ من کو مان
درمت سیوں نانک پھدھیو راکھ لیہو بھگوان

گورو جی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بہت سے جتن کئے۔ کہ میرے من سے تکبر کا خاتمہ ہو۔ مگر پھر بھی میں ناسمجھی اور کھوٹی مت میں پھنسا ہوا ہوں۔ اے خدا مجھے اس سے نجات دے۔

گورمت میں تکبر کو سب سے ذلیل برائی قرار دیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ خدا کا نام اور تکبر انسان کے دل میں اکٹھے نہیں رہتے ہیں

ہومے ناویں نال ورود ہے
دوئے نہ وسیں اکٹھائیں (راگ وڈہنس)

(*Sri Guru Amar Das Ji*)

اس شلوک میں گورو جی نے ضمیر کی سچی آواز کی عکاسی کی ہے۔ یہ آواز پربھ سے ارداس کرتی ہے کہ اے مولا مجھے خود بینی سے نکال کر اپنے مہر کی اوٹ دے۔

ਬਾਲ ਜੁਆਨੀ ਅਰੁ ਬਿਰਧ ਫੁਨਿ ਤੀਨਿ ਅਵਸਥਾ ਜਾਨਿ ॥
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਭਜਨ ਬਿਨੁ ਬਿਰਥਾ ਸਭ ਹੀ ਮਾਨ ॥੩੫॥

بال جوانی ار بردھ پھن تین اوستھا جان
کہہ نانک ہر بھجن بن برتھا سبھ ہی مان

بچپن، جوانی اور بڑھاپا عمر کی تین منزلیں ہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ تو اس سچائی پر پورا یقین رکھ کہ یادِ حق کئے بغیر یہ تینوں عہد بے کار ہیں۔

آدگورو گرنتھ صاحب میں گورو صاحبان نے عمر کی چار منزلوں پر بھرپور روشنی ڈالی ہے جنہیں پہرے یا زمانے یا سٹیج (stage) کہتے ہیں۔ انہیں بامعنی بنانے کے لئے تلاشِ حق اور یادِ الٰہی کرنا لازمی ہے۔ روحانی عظمت کے بغیر پہلی منزل میں بے خبری، دوسری میں شہوت، تیسری میں سر کے بال سفید ہونے لگتے ہیں اور جوانی کا زور گھٹتا ہے۔ اور چوتھی میں جسمانی انتشار لاحق ہوتا ہے۔

Each stage of life becomes meaningful if the mind turns its attention to the search for eternal truth

ਕਰਣੋ ਹੁਤੋ ਸੋ ਨਾ ਕੀਓ ਪਰਿਓ ਲੋਭ ਕੇ ਫੰਧ
ਨਾਨਕ ਸਮਿਓ ਰਮਿ ਗਇਓ ਅਬ ਕਿਉ ਰੋਵਤ ਅੰਧ
।੩੬।

کَرنوں ہتو سُنا کیئو پَریُو لوبھ کے پھَنْدھ
نانَک سَمیئو رَم گَیئو اَب کیُوں رووَت اَنْدھ

تُمہیں اپنی زندگی میں جو کرنا تھا۔ وہ نہ کیا۔ طمع نے تُجھے گھیر لیا ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اے عقل کے اندھے وقت بیت گیا۔ اب رونے سے کیا حاصل !

اِنسان جب ایک بار پاپ کے بھنور میں پڑتا ہے۔ اسے پھر چُھٹکارا پانا دشوار ہوتا ہے۔ پھر وہ پچھتاتا بھی ہے اور ہاتھ پاؤں بھی مارتا ہے، مگر بے سُود۔ لازم تھا کہ وہ طمع اور حیوانی خواہشات کا شکار ہی نہ ہُوا ہوتا۔ مرنے کے وقت نادم ہونا بیکار ہے۔

" My years have gone by profitless. God has been in my heart, yet darkened eyes have not recognised His Light." *(Aurangzeb)*

ਮਨੁ ਮਾਇ ਮੈ ਰਮਿ ਰਹਿਓ ਨਿਕਸਤ ਨਾਹਿਨਿ ਮੀਤ
ਨਾਨਕ ਮੂਰਤਿ ਚਿਤ੍ਰ ਜਿਉ ਛਾਡਿਤ ਨਾਹਿਨ ਭੀਤ
।੩੨।

مَن مایا مَیں رَم رہیو نِکسَت ناہِن مِیت
نانک مُورت چِتر جیوں چھاڈت ناہِن بھِیت

تیرا مَن مادی اشیا میں اِسقدر جذب ہو گیا ہے۔ کہ الگ نہیں ہوتا
نانک کہتے ہیں۔ کہ تیرا مَن اور مایا آپسمیں اسطرح چمٹے ہوئے ہیں
جسطرح دیوار پر ایک کھینچی ہوئی دیواری تصویر جو اس کے ساتھ چمٹکر رہتی ہے

اِنسان کا مَن اس کے کردار، نظریہ اور مزاج۔۔۔ گویا ساری شخصیت
کا ایک نُمایاں عکس ہے۔ جو اِنسان اپنے مَن پر قابو پاتا ہے، زندگی کے
سُلجھے ہوئے اوصاف کا مُظاہرہ کرتا ہے۔ اِس کے بَرعکس جو شخص مایا
کی آلودگیوں سے لت پت ہو جاتا ہے وہ اپنی کمزوریوں کے ساتھ اس
طرح پیوست ہوتا ہے جس طرح ایک دیواری شبیہہ دیوار کے ساتھ

The mind of a greedy and avaricious person becomes incurably vicious and in-separable from immoral passion. (Dr. T. Singh)

ਨਰ ਚਾਹਤ ਕਛੁ ਅਉਰ ਅਉਰੈ ਕੀ ਅਉਰੈ ਭਈ
ਚਿਤਵਤ ਰਹਿਓ ਠਗਉਰ ਨਾਨਕ ਫਾਸੀ ਗਲਿ ਪਰੀ
।੩੮।

نر چاہت کچھ اَور اَورے کی اَورے بھئی
چتوت رہیو ٹھگور نانک پھاسی گل پری

اِنسان اپنے مَن میں کچھ چاہتا ہے۔ مگر کچھ اور ہی واقع ہو جاتا ہے۔ اے نانک! وہ دُوسروں کو ٹھگ لینے کا منصوبہ کرتا ہے۔ مگر پھانسی کی رسّی اُس کے گلے میں پھنس جاتی ہے۔

اِنسان کی ذاتی قوت خدا کی قُدرت کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ بندہ کچھ سوچتا ہے اور تقدیر کچھ اور کرتی ہے۔ بقول کسے ؎

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

Our wills and fates do so Contrary run,
That our devices still are thrown,
Our thoughts are ours, their ends none
of our own.

(Shakespeare)

ਜਤਨ ਬਹੁਤ ਸੁਖ ਕੇ ਕੀਏ ਦੁਖ ਕੋ ਕੀਓ ਨ ਕੋਇ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ ਹਰਿ ਭਾਵੈ ਸੋ ਹੋਇ ॥੩੯॥

جَتن بہُت سُکھ کے کِئے دُکھ کو کِیُو نہ کوئے
کہُہ نانک سُن رے مَنا ہَر بھاوَے سو ہوئے

تُو نے دُنیاوی سُکھ اور عیش کے لئے سب کچھ کیا مگر دُکھ اور مُصیبت کیلئے کچھ نہ کیا ۔ نانک کہتے ہیں ۔ کہ آخر کار خُدا کی مشیّت ہی کار فرما ہوتی ہے ۔

زندگی میں خوشی اور غم دوش بدوش آتے رہتے ہیں ۔ لیکن انسان ہمیشہ خوشی کا خواہاں ہوتا ہے ۔ خوشی کے وقت مُسکراتا ہے اور غم کے وقت مُنہ بسورتا ہے ۔ وہی لوگ دِل کا سکون پاتے ہیں جو راضی بہ رضا رہتے ہیں ۔ حضرت شیخ صرفی کشمیری ؒ فرماتے ہیں

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

(ترجمہ) جو اُس کی رضا و تسلیم کی شمشیر سے شہید ہو جاتا ہے ۔ اس کو ہر زمانے میں عالمِ غیب سے نئی نئی زندگی بخشی جاتی ہے ۔

ਜਗਤੁ ਭਿਖਾਰੀ ਫਿਰਤੁ ਹੈ ਸਭ ਕੋ ਦਾਤਾ ਰਾਮ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਮਨ ਸਿਮਰੁ ਤਿਹ ਪੂਰਨ ਹੋਵਹਿ ਕਾਮ /੪੦/

جگت بھکھاری پھرت ہے سبھ کو داتا رام
کہہ نانک من سمر تیہہ پورن ہوویہہ کام

سارے جگ کے لوگ اسی داتا (خدا) کے در پر بھیک مانگتے ہیں- داتا دیتا ہے - اور بھکاری جھولی بھرتے ہیں- نانک کہتے ہیں اے من! خدا کا نام سمر تاکہ تمہاری اُمیدیں بھر آئیں-

گورو گوبند سنگھ جی فرماتے ہیں ؎

روزہی رازق بلوکت رازق - رو کھ ٹوحان کی روزی نہ ٹارے

ترجمہ:- وحدہٗ لاشریک ہمارے روز کے اعمال کو دیکھتا ہے- مگر ناراض نہیں ہوتا ہے- ہمیں روزی دیتا جاتا ہے- شری جپ جی صاحب میں اس کا بیان اس طرح ہے ؎ کیوں نہ اس داتا کے در پر بھیک مانگیں جو دیتا جاتا ہے اور لینے والا تھک جاتا ہے-

دیندا دے لیندے تھک پائے

ਝੂਠੈ ਮਾਨੁ ਕਹਾ ਕਰੈ ਜਗੁ ਸੁਪਨੇ ਜਿਉ ਜਾਨ
ਇਨ ਮੈ ਕਛੁ ਤੇਰੋ ਨਹੀ ਨਾਨਕ ਕਹਿਓ ਬਖਾਨ
/੪੧/

جھُوٹھے مانُ کہا کرے جگ سُپنے جیُو جان
اِن مَیں کچھُ تیرو نہیں نانک کہیو بکھان

تُمہارے مَن میں بے بُنیاد غرور بسا ہُوا ہے۔ یہ سارا سنسار ایک خواب جیسا ہے۔ نانک واضح طور فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں تمہارا کچھ بھی نہیں ہے۔

اس دنیا میں اِنسان ننگا آتا ہے اور ایسا ہی چل بستا ہے ۔

"Naked he cume and naked he will go."

یہ ایک حقیقتِ حال ہے۔ اس سے قطعِ نظر وہ اپنی ناسمجھی کی بناء پر کہہ اُٹھتا ہے کہ یہ بھی میرا ہے اور وہ بھی یہ بھی میرا ہونا چاہئے اور وہ بھی جب اسے یہ تمام چیزیں دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کی خود سری بڑھ جاتی ہے۔ مگر مرنے کے بعد اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں جاتا ہے۔

In it there is nothing, Nanak proclaims:
Which as yours you can claim. (Dr. T. Singh)

ਗਰਬੁ ਕਰਤੁ ਹੈ ਦੇਹ ਕੋ ਬਿਨਸੈ ਛਿਨ ਮੈ ਮੀਤਿ
ਜਿਹਿ ਪ੍ਰਾਨੀ ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਹਿਓ ਨਾਨਕ ਤਿਹਿ ਜਗੁ ਜੀਤਿ
।੪੩।

گرب کرت ہے دیہہ کو بنسے چھن میں میت
جیہہ پرانی ہر جس کہیو نانک تیہہ جگ جیت

اے میرے دوست! تو کیوں اپنے جسم فانی پر نازاں ہے
یہ ایک لمحہ میں خاک ہو جائیگا۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ جس شخص نے
خدا کی عظمت کے گیت گائے۔ اُس نے سارا جگ جیتا۔

تم اپنے جسم پر نازاں ہو۔ کہتے ہو کہ یہ سُندر ہے، نادر ہے، مگر یہ
اتنا ناپائیدار ہے کہ پل بھر میں خاک ہو جائیگا۔ اس لئے اس پر ناز کرنا ایک
کوتاہ نظری ہے۔ اگر تم اس میں رہنے والی رُوح کی طرف دھیان دوگے
اور اسے سنوار کر اپنے قابو میں رکھو گے تم واقعی سارے جگ پر چھا جاؤ گے
یہ صرف خدا کا رام نام جپنے اور مرکوز خاطر (Meditation)
کرنے سے حاصل ہو گا۔

He who sings the glory of God,
His mind will conquer the world.

(Dr. T. Singh)

ਜਿਹ ਘਟਿ ਸਿਮਰਨੁ ਰਾਮ ਕੋ ਸੋ ਨਰੁ ਮੁਕਤਾ ਜਾਨੁ
ਤਿਹਿ ਨਰ ਹਰਿ ਅੰਤਰੁ ਨਹੀ ਨਾਨਕ ਸਾਚੀ ਮਾਨੁ
॥੪੩॥

جیٹھہ گھٹ سمرن رام کو سو نر مکتا جان
تیہہ نر ہر انتر نہیں نانک ساچی مان

جس بشر کے دل میں خدا کی یاد بستی ہے۔ اسی کو "نجات یافتہ" گردانو۔ اس میں اور خدا میں امتیاز نہیں۔ نانک کہتے ہیں ایسا خیال کرنا ایک ابدی سچائی ہے۔

خدا ایک باطنی شکتی ہے۔ ہمارے وجود پر اس کی حکمرانی ہے۔ وہی ہماری ہستی کی روحِ رواں ہے۔ اس کی یاد سے ہمارے دل کو صیقل (جلا) ہوتی ہے۔ جہالت کے دھندلکے کافور ہو جاتے ہیں اور من میں انوارِ الٰہی سے چراغاں ہوتا ہے۔ پھر مکتی حاصل ہوتی ہے جس سے خدا بندے میں سما جاتا ہے اور بندہ خدا میں۔

"Lo in every case Thou art I."
(Mansur al Hallaj)

ਏਕ ਭਗਤਿ ਭਗਵਾਨ ਜਿਹ ਪ੍ਰਾਨੀ ਕੈ ਨਾਹਿ ਮਨ
ਜੈਸੇ ਸੂਕਰ ਸੁਆਨ ਨਾਨਕ ਮਾਨੋ ਤਾਹਿ ਤਨ ॥੪੪॥

ایک بھگت بھگوان جیہہ پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سآن نانک مانو تاہیں تن

جس انسان کے دل میں خدائے واحد کی یاد نہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اس کا جسم خاکی ایک کتے یا ایک سور کے جسم کے مانند ہے۔

اس شلوک میں سری گورو تیغ بہادر جی مہاراج نے اس انسان کے جسم کو کتے اور سور کے جسم سے تشبیہ دی ہے جس کے اندر یادِ الٰہی نہیں۔ جو انسان خدا کے پریم میں اس کے گن نہیں گاتا ہے وہ کم سے کمتر اور ذلیل سے ذلیل تر ہے۔ جو شخص باہر باہر سے انسان دکھائی دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اندر سے درندے سے بھی بدتر ہوگا۔

All that glitters is not gold.

ਸੁਆਮੀ ਕੋ ਗ੍ਰਿਹੁ ਜਿਉ ਸਦਾ ਸੁਆਨ ਤਜਤ ਨਹੀ ਨਿਤ॥
ਨਾਨਕ ਇਹ ਬਿਧਿ ਹਰਿ ਭਜਉ ਇਕ ਮਨ ਹੁਇ ਇਕਿ ਚਿਤ ॥੪੫॥

سُوامی کو گرہو جیوُں سدا سُوآن تجت نہیں نت
نانک اِیہہ بِدھ ہر بھجوُ اِک مَن ہوئے اِک چت

جیسے ایک کُتا اپنے مالک کے دروازے کو کبھی نہیں چھوڑتا ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ تم بھی اپنے مالک (خُدا) کے قریب رہ کر پُورے اِنہماک کے ساتھ مراقبہ کر۔

ایک پروانہ جلتی ہوئی شمع پر قربان ہوتا ہے۔ ایک کُتا اپنے مالک کے دروازے سے جُدا نہیں ہوتا۔ جب پروانے اور کُتے کا یہ حال ہے۔ اے انسان تجھے خدا نے ہمہ گیر سُندرتا دی ہے اور اشرفُ المخلوقات بنایا ہے۔ تو کیوں اس کی بارگاہ سے دُور ہو کر اپنی مادی خواہشات پر جان دیتے ہو۔ نانک کہتے ہیں کہ تو خُدا کے قریب آ اور اُس کی یاد کر۔

Self-Surrender is necessary for seeking Liberation.

اناھت جگ جگ ایکو ویسن ۔ ۲۱ ۔ اِک دُو جیھو لکھ ہوہ

ਤੀਰਥ ਬਰਤ ਅਰੁ ਦਾਨੁ ਕਰਿ ਮਨ ਮੈ ਧਰੈ ਗੁਮਾਨੁ
ਨਾਨਕ ਨਿਹਫਲ ਜਾਤ ਤਿਹਿ ਜਿਉ ਕੁੰਚਰ ਇਸਨਾਨੁ
।੪੬।

تیرتھ برت اُر داں کر من میں دھرے گمان
نانک نیہپھل جات تیہہ جیوں کُنچر اشنان

زیارت (یاترا) کرکے، روزہ رکھ کے اور زکات ادا کرکے جس انسان کے من کو غرور ہو جائے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اس کے یہ تمام کام اسطرح اکارت ہو گئے۔ جس طرح ہاتھی کا غسل۔

شہرت کے لئے زیارت کو جانا۔ ظاہری طور روزہ رکھنا اور باطنی طور بُرے خیالات سے من کو بہلانا اور نام و نمود کیلئے خیرات کرنا ...سب دکھاوے کے کام ہیں۔ ان کاموں سے کوئی فائدہ نہیں۔

الاعمالُ بالنیات
(الحدیث)

ترجمہ:۔ کرموں کا صلہ نیت پر مبنی ہے۔

ریا اور دکھاوے کے لئے جو بھی کام کیا جائے وہ ہاتھی کے غسل کے مانند ہے۔ ہاتھی غسل کرکے اپنے جسم پر کیچڑ اور مٹی ڈالتا ہے۔

ਸਿਰੁ ਕੰਪਿਓ ਪਗ ਡਗਮਗੈ ਨੈਨ ਜੋਤਿ ਤੇ ਹੀਨ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਇਹ ਬਿਧਿ ਭਈ ਤਊ ਨ ਹਰਿ ਰਸ ਲੀਨ

۱۴۳۱

سِر کمپیو پگ ڈگمگے نین جوت تے ہین
کہو نانک یہہ بِدھ بھئی تئو نہ ہر رس لین

تمہارا سر کانپ رہا ہے۔ پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ اور
آنکھیں نابینا ہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ ایسی حالت ہونیکے
باوجود تم "نام" کی لذت سے اب بھی حظ نہیں اٹھاتے!

لوگ ایسے بھی ہیں جو اتنے عمر رسیدہ ہیں کہ اُن کی جسمانی کمزوری
حد سے بڑھ گئی ہے۔ سر میں رعشہ ہے۔ پاؤں اور ٹانگیں لرزاں ہیں
اور آنکھیں روشنی سے نابینا ہیں۔ وہ ایسی نازک حالت میں ہونے
کے باوجود اپنی نفسانی خواہشات سے باز نہیں آتے نانک فرماتے ہیں۔
کہ انہیں اب یادِ الٰہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔ تاکہ انہیں باقی عمر
ضائع نہ ہو۔

His body is wrecked but still he turns not his mind to the divine Healer within him.

ਨਿਜ ਕਰਿ ਦੇਖਿਓ ਜਗਤੁ ਮੈ ਕੋ ਕਾਹੂ ਕੋ ਨਾਹਿ
ਨਾਨਕ ਥਿਰੁ ਹਰਿ ਭਗਤਿ ਹੈ ਤਿਹ ਰਾਖੋ ਮਨ ਮਾਹਿ
।੪੮।

نج کرِ دیکھیو جگت مَیں کو کاہُو کو ناہیں
نانک تھِر ہر بھگت ہے تیہہ راکھو مَن ماہیں

میں نے بہت قریب سے اِس حقیقت کا مُشاہدہ کیا۔ کہ اِنسان کا کوئی بھی سچّا سنگی یا ساتھی نہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ ہاں! خُدا کی بندگی اسکا اصلی ہمراسنگی اور ساتھی ہے۔ اِسے من میں بٹھانا چاہیے۔

میں نے سوچا تھا کہ دُنیا اور دُنیا کے لوگ میرے ہیں۔ مگر افسوس! میرا کوئی نہ ہُوا۔ اب پتہ لگا کہ یہ جگ ایک ویران اور وسیع صحرا جیسا ہے۔ جس میں خُدا بھگتی، عبادت اور سمرن ایک نخلستان کے سرد اور شیریں چشمہ کی طرح ہے جس کے پاس آکر پیاس کے مارے جلے ہوئے اپنے تئیں سیراب کرتے ہیں۔ نانک! اسی چشمہ الٰہی سے اپنی پیاس بُجھا کر ابدی سُکھ حاصل کرو۔

We cannot comprehend God with intellect and yet with love we can possess Him.

۷۹

ਜਗ ਰਚਨਾ ਸਭ ਝੂਠੁ ਹੈ ਜਾਨਿ ਲੇਹੁ ਰੇ ਮੀਤ
ਕਹਿ ਨਾਨਕ ਥਿਰੁ ਨਾ ਰਹੈ ਜਿਉ ਬਾਲੂ ਕੀ ਭੀਤ
।੪੯।

جگ رچنا سبھ جھوٹھ ہے جان لیہو رے میت
کہہ نانک تھر نا رہے جیوں بالو کی بھیت

یہ سارا جگ عارضی اور بے ثبات ہے۔ نانک کہتے ہیں کہ اے میرے دوست! اس حقیقت سے روشناس ہو جا۔ یہ ایک ریت کی دیوار جیسی ہے۔ جو ٹھہرنے والی نہیں۔

مادی دنیا دلچسپ بھی ہے اور سندر بھی۔ یہ ہمیں اپنی طرف کشش کرتی ہے۔ مگر جب ہمارے قویٰ جسمانی زائل ہو جاتے ہیں اور روحانی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے یہ ایک ریت کی دیوار کی طرح دیکھتے دیکھتے گر جاتی ہے۔ اور ہمارے لئے بیکار ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو دوربین ہو کر بھانپ لینا چاہئے کہ اس کو ثبات نہیں۔ ثبات صرف اللہ کی ذات کو ہے وہی حیّ قیوم ہے اسی کے نام پر دھیان دینا چاہئے۔

ਰਾਮ ਗਇਓ ਰਾਵਨੁ ਗਇਓ ਜਾਕਉ ਬਹੁ ਪਰਵਾਰ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਥਿਰੁ ਕਛੁ ਨਹੀ ਸੁਪਨੇ ਜਿਉ ਸੰਸਾਰਿ
/੫੦/

رام گیئو راون گیئو جا کو بہہ پرِوار
کہہ نانک تھر کچھ نہیں سپنے جیوں سنسار

رام گئے۔ اسی طرح راون مع اپنے کثیر بھائی بندھوں کے گیا۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اس سنسار میں کسی کو پائیدار قیام نصیب نہیں۔ یہ سارا سنسار ایک بے ثبات خواب جیسا ہے۔

اس سنسار میں بہت سے اوتار اٹھے ہیں اور بہت سے کذاب بھی۔ رام گئے۔ راون گیا۔۔ سب گئے۔ مگر صرف ایک اللہ کا نام باقی ہے

The One remains, the many change and pass. (*Shelley*)

جس راون کے ایک لاکھ بیٹے اور سوا لاکھ پوتے تھے۔ اس کے مرنے پر کوئی اس کے لئے ایک دیا تک جلانے والا نہ تھا۔ وہ تاریکی میں مرا

اک لکھ پوت سوا لکھ ناتی تیہہ راون گھر دیا نہ باتی

(بھگت کبیر *Bhagat Kabir*) (راگ آسا)

ਦੋਹਰਾ

ਬਲੁ ਛੁਟਕਿਓ ਬੰਧਨ ਪਰੇ ਕਛੂ ਨ ਹੋਤ ਉਪਾਇ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਅਬ ਓਟ ਹਰਿ ਗਜ ਜਿਉ ਹੋਹੁ ਸਹਾਇ ।੫੩।

بَل چُھٹکیئو بَندھن پرے کچھو نہ ہوت اُپائے
کَہُہ نانک اب اوٹ ہَرِ گج جیؤں ہوہُو سَہائے

طاقت ختم ہو گئی۔ بندھن نے قید کر لیا۔ اب کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے۔ نانک کہتے ہیں۔ کہ اب تو خدا کا آسرا ہے۔ جیسے اُس نے اس قیاسی ہاتھی کو بچایا۔ ویسے ہی مجھے بھی بچا لیگا۔

سری گورو تیغ بہادر جی اس شلوک کی پہلی سطر میں اپنے عہد کے لوگوں کی حالتِ زار کی گہرائیوں کو ماپتے ہیں اور دوسری سطر میں اُمید کی بلندیوں کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اکال پُرکھ (وحدہٗ لاشریک) پر بھروسہ کرنے اور اپنی تقدیر کو بدلنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ جس نے خدا پر بھروسہ کیا اس کے لئے بس خدا ہی کافی ہے۔
کہاوت ہے کہ ایک دفعہ ایک ہاتھی دریا میں ڈوب گیا۔ مگر آخری وقت پر اُس نے خدا کا نام لیا۔ خدا نے اسے دستگیری کی اور ڈوبنے سے بچا لیا۔

ਬਲੁ ਹੋਆ ਬੰਧਨ ਛੁਟੇ ਸਭ ਕਿਛੁ ਹੋਤ ਉਪਾਇ
ਨਾਨਕ ਸਭ ਕਿਛੁ ਤੁਮਰੈ ਹਾਥ ਮੈ ਤੁਮਹੀ ਹੋਤ ਸਹਾਇ

1481

بَل ہوآ بندھن چھُٹے سبھ کچھ ہوت اُپائے
نانک سبھ کچھ تُمرے ہاتھ میں تُم ہی ہوت سہائے

طاقت پیدا ہو گئی۔ بندھن چھوٹ گئے۔ سب راستے کھلے ہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ اے مالک! سب کچھ تمہارے دستِ قدرت میں ہے۔ تم ہی مدد اور فتح و نصرت کے مخزن ہو۔

خدا اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اُن کے جائز مقاصد کی حمایت کرتا ہے۔ انسان کو خدا کی دستگیری اور فتح و نصرت کے سب ہی راستے کھلے ہیں۔

نصرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فتحٌ قریب (القرآن)

ترجمہ:- خدا کی مدد شاملِ رہتی ہے اور فتح و نصرت قریب۔

خدا سب چیزوں پر قادر ہے۔ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان کا بیڑا پار لگاتا ہے اور زیردستوں کی زنجیروں کو توڑ کر انہیں خلاصی اور آزادی کی نعمت سے سرفراز کرتا ہے۔

ਸੰਗ ਸਖਾ ਸਭ ਤਜਿ ਗਏ ਕੋਊ ਨ ਨਿਬਹਿਓ ਸਾਥ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਇਹ ਬਿਪਤ ਮੈ ਟੇਕ ਏਕ ਰਘੁਨਾਥ
।੫੫।

شلوک

سَنگ سَکھا سبھ تج گئے کواُو نہ نِبھہیو ساتھ
کہُہ نانک اِیہہ بِپت مَیں ٹیک ایک رگھُناتھ

—·—

اِنسان کو اپنے تمام اَقرباء اور مُصاحب نے چھوڑا یہاں تک کہ اخیر میں کوئی پاس نہ رہا۔ نانک کہتے ہیں کہ ایسی آفت میں انسان کو جب بھی ایک آسرا ہے! اور وہ خُدا کی غیبی نصرت ہے۔

—

اس شلوک میں ایک آتما کے تاثرات کی عکاسی ہے۔ جس کو ایک نازک وقت میں اپنے دوستوں اور رفیقوں نے چھوڑ دیا۔ مگر خُدا کی بے نیازی اور لاابالی پر اُس کا ایمان اور بھی زیادہ مُستحکم ہو گیا۔ اس کے بحرِ کرم کے موجزن ہونے کا ارادہ اور بھی پُختہ ہو گیا۔ اور خُدا کی رحمت سے نااُمید نہ ہُوا۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

Al-Quran)

ترجمہ:۔ خُدا کی رحمت سے نااُمید نہ ہو جاؤ۔

ਨਾਮੁ ਰਹਿਓ ਸਾਧੂ ਰਹਿਓ ਰਹਿਓ ਗੁਰ ਗੋਬਿੰਦ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਇਹ ਜਗਤ ਮੈ ਕਿਨ ਜਪਿਓ ਗੁਰ ਮੰਤੁ

।੫੬।

نام رہیو سادھو رہیو رہیو گور گوبند
کہہ نانک یہہ جگت میں کن جپیو گور منت

کلمۂ حق سنت اور گورد گوبند ابدی اور لازوال حقیقتیں ہیں۔ نانک کہتے ہیں۔ اس جگ میں شاذ ہی کوئی یادِ الٰہی اور رُوحانی استغراق کی یادِ حق میں منہمک ہوتا ہوگا۔

اس شلوک میں سری گورو تیغ بہادر جی خدا کی ابدیت، سنتوں کی تقدیس اور گورو گوبند جی کی عظمت بیان فرماتے ہیں۔ اس سے زیر دستوں اور مظلوموں کو مصیبتوں اور کٹھنائیوں میں غیبی شکتی کا سہارا ملتا ہے۔ سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی شان کا تذکرہ کرنے میں تمام دَس گورو صاحبان کا ذکرِ جمیل شامل ہے۔ کیونکہ وہی ان کا ایک مجسمۂ تقدیس ہیں۔ مگر کم ہیں وہ لوگ جو خدا کی حمد و ثنا سچے دل سے کرتے ہیں ؎ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (القرآن) کم ہیں وہ لوگ جو شکر کرتے ہیں۔



"ਵਹੁ ਪ੍ਰਗਟਿਓ ਪੁਰਖ ਭਗਵੰਤ ਰੂਪ
ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸੂਰਾ"

سلام

بحضور سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج بابائے خالصہ پنتھ

سلام

اَلسّلام اے گورو گوبند اَلسّلام
تُجھ سے قائم خالصہ پنتھی نظام

ہے پیامِ زندگی تیرا سُخن
ہے نویدِ گُل ترا طرزِ کلام

ہے سراپا جاوداں تیرا اُصُول
آدمیّت کے لیئے شرطِ دوام

تیرے میخانے کے در ہیں سب کھُلے
ہر زمانے میں ترا گردش میں جام

معرفت والوں کو دے ذوقِ طلب
تشنہ کاموں پر سدا ہو فیضِ عام

شاہبازِ کہکشاں ہے تیری خو
ضُو فشاں تابندہ تیری صُبح و شام

تیری ہستی اِک سراپا نُور ہے
تُو فلک پر جلوہ گر ماہِ تمام

دِلنواز و پُر کشِش تیرا وجُود
تیرا شاہد پا گیا لطفِ خرام

مَرحَبا! اے گورو گوبِند سنگھ جی
مَرحَبا! واجب ہے تیرا احترام

مَرحَبا! اے گورو گوبِند سنگھ جی
مَرحَبا! تُو ہے اماموں کا امام

مَرحَبا! اے گورو گوبِند سنگھ جی!
سَرپِھروں پر تُو ہے تیغِ بے نیام

گورو صاحبان کی کیفیت

نام	ਸਾਹਿਬ	ਨਾਉਂ	مقام پیدایش
۱۔ بابا گورو نانک صاحب	"	ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ	تلونڈی '
۲۔ گورو انگد دیوجی	"	ਅੰਗਦ "	متے دی سراں
۳۔ گورو امرداس جی	"	ਅਮਰਦਾਸ "	باسرکے '
۴۔ گورو رام داس جی	"	ਰਾਮਦਾਸ "	لاہور
۵۔ گورو ارجن دیوجی	"	ਅਰਜਨ ਦੇਵ "	گوبندوال
۶۔ گورو ہرگوبند جی	"	ਹਰਗੋਬਿੰਦ "	وڈالی
۷۔ گورو ہررائے جی	"	ਹਰ ਰਾਇ "	کیرت پور
۸۔ گورو ہرکشن جی	"	ਹਰਕਿਸ਼ਨ "	کیرت پور
۹۔ گورو تیغ بہادر جی	"	ਤੇਗਬਹਾਦਰ "	امرتسر
۱۰۔ گورو گوبند سنگھ جی	"	ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ "	پٹنہ صاحب
۱۱۔ گورو گرنتھ صاحب	"	ਗ੍ਰੰਥ "	امرتسر

جنم — جوتی جوت سمائے

گورو	سالِ جنم	مقام وفات	سالِ وفات	عمر
پہلا گورو جی	۱۴۶۹	کرتار پور صاحب	۱۵۳۹	۷۰ سال
دوسرا "	۱۵۰۴	کھڈور صاحب	۱۵۵۲	۴۸ "
تیسرا "	۱۴۷۹	گوبندوال "	۱۵۷۴	۹۵ "
چوتھا "	۱۵۳۴	گوبندوال "	۱۵۸۱	۴۷ "
پانچواں "	۱۵۶۳	لاہور	۱۶۰۶	۴۳ "
چھٹا "	۱۵۹۵	کیرت پور صاحب	۱۶۴۴	۴۹ "
ساتواں "	۱۶۳۰	کیرت پور "	۱۶۶۱	۳۱ "
آٹھواں "	۱۶۵۶	دلی	۱۶۶۴	۸ "
نواں "	۱۶۲۱	دلی	۱۶۷۵	۵۴ "
دسواں "	۱۶۶۶	(حضور صاحب) ندیڑھ دکھن حیدرآباد	۱۷۰۸	۴۲ "

ੴ

WIRD-I-NAJAT

A

Translation

OF THE HYMNS OF

Shaheed Guru Tegh Bahadur Ji

شری گورو تیغ بہادر صاحب شہیدِ اعظم

از :-

ਫਾਜ਼ਿਲ ਕਸ਼ਮੀਰੀ

FAZIL KASHMIRI

R/o Dab Tal, Srinagar-2

KASHMIR